صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 03 اگست 2021ء بمطابق 23 ذالحجہ 1442ہجری بعداز دوپہر دو بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ

قٰلَ کَمۡ لَبِثۡتُمۡ فِی الۡاَرۡضِ عَدَدَ سِنِیۡنَO قَالُوۡا لَبِثۡنَا یَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ یَوۡمٍ فَسۡـَٔلِ الۡعَآدِّیۡنَO قٰلَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا لَّوۡ اَنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَO اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّاَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَO فَتَعٰلَی اللّٰہُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِO وَمَنۡ یَّدۡعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡہَانَ لَہٗ بِہٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَO وَقُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ۔

(ترجمہ): پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا "بتاؤ، زمین میں تم کتنے سال رہے؟ وہ کہیں گے "ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھیرے ہیں شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے" ۔ارشاد ہوگا "تھوڑی ہی دیر ٹھیرے ہونا، کاش تم نے یہ اُس وقت جانا ہوتا۔ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمھیں فضول ہی پیدا کیا ہے اور تمھیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے؟" ۔پس بالا و برتر ہے اللہ، بادشاہ حقیقی، کوئی خدا اُس کے سوا نہیں، مالک ہے عرش بزرگ کا۔ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے، جس کے لیے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ اے محمدؐ، کہو، "میرے رب درگزر فرما، اور رحم کر، اور تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے"۔۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 12601، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

*12601 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں کئی گنا ریٹائرڈ ملازمین اہم منصوبوں پر تعینات ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں میں کل کتنے ریٹائرڈ ملازمین کس قانون کے تحت، کن حکام کے احکامات پر کس کس محکمے میں کن کن منصوبوں پر تعینات کئے گئے ہیں، نیز تمام ریٹائرڈ تعینات شدہ ملازمین کے نام، محکمہ، شناختی کارڈ، سکیل، تنخواہ و دیگر مراعات کی مکمل تفصیل بمعہ تعیناتی آرڈر فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (جناب اکبر ایوب خان وزیر بلدیات و دیہی ترقی نے پڑھا): جی ہاں، صوبے کے اندر تمام ریٹائرڈ تعینات شدہ ملازمین کے نام، محکمہ، شناختی کارڈ، سکیل، تنخواہ و دیگر مراعات کی مکمل تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ شگفتہ ملک: جی تھینک یو، سپیکر صاحب۔ د دې سوال جواب چې دے دوئ کمپلیټ نه دے راليږلے نو هغوی ریکویسټ کړے وو نو زما په خيال چې بيا به تاسو Next دغه ته اوکړئ، دا کوئسچن، څه هغه به کيږی؟ ځکه چې سوال 2019____

جناب ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جی شکریہ، جناب سپیکر۔ شگفتہ بی بی سے میں نے ریکویسٹ کی تھی، اصل میں 2019 کا سوال ہے، ڈیٹا اس میں بہت پرانا تھا تو ڈیپارٹمنٹ سے میں نے کہا جی ہمیں فریش ڈیٹا چاہیئے، تو انہوں نے کہا کہ ہمیں دس پندرہ دن کا ٹائم دے دیں، تو اس کو اگر ڈیفر کر دیں تو Next sitting میں جب بھی Next sitting ہو گی، پندرہ بیس دن بعد اس کو پھر سے لے آئیں تاکہ ان کو فریش ڈیٹا مل جائے، تو I am grateful to Shagufta Bibi، انہوں نے میری ریکویسٹ سن لی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، Differed. کوئسچن نمبر 12624 ، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

*12624 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع مہمند (سابقہ فاٹا) محکمہ صحت کے شعبے کیلئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

1۔ مذکورہ محکمے کیلئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

2۔ مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈز ریلیز کیا گیا ہے؛

3۔ مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کیا جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت)</u>: جی ہاں، یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع مہمند کیلئے اے ڈی پی / اے آئی پی سکیم پراجیکٹ کے ذریعے فنڈز مختص کئے ہیں۔

1۔ مذکورہ محکمے کیلئے کل 1941.53 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

2۔ مذکورہ محکمے کیلئے کل 308.162 ملین روپے ریلیز ہوئے ہیں۔

3۔ مذکورہ محکمے نے تاحال 308.162 ملین روپے خرچ کئے ہیں

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ شاید میری فائل آپ کے کمرے میں یا لیڈیز روم میں رہ گئی ہے، بہر حال میں کوسچن سے پہلے ایک دو باتیں کرنا چاہتی ہوں کیونکہ آپ بہت کنجوس ہیں پوائنٹ آف آرڈر دینے میں، تو میں ایک بات کرنا۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میں کنجوس نہیں ہوں، میں Rules follow کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: ہاں، ٹھیک ہے آپ کی بات ٹھیک ہے سر، Rules بالکل آپ Follow کریں لیکن جب کوئی اچھائی کسی کے ساتھ کرتا ہے تو اس کی تعریف بھی اسی ہاؤس میں ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر، یہ عید سے پہلے کے دنوں کی بات ہے، آپ میرے ساتھ اس پروگرام میں موجود تھے، جب میں نے پانچ شہداء کا، پولیس میں جو دہشت گردی کا شکار ہوئے تھے اور ان کے گھر میں کھانے کیلئے پیسے بھی نہیں تھے اور نہ ہی ان کے گھر میں کوئی سامان تھا اور ایک ہی گھر سے پانچ شہداء کے جنازے اٹھے تھے، ان کو نہ تو شہداء پیکیج دیا گیا اور نہ ہی ان کا کوئی Look after کیا گیا، لیکن جو کاشف عالم صاحب ہیں، جب ان سے میری بات ہوئی، سی سی پی او صاحب سے بات ہوئی، اس کے بعد آئی جی صاحب سے بات ہوئی، تو آپ یقین کریں کہ عید سے پہلے جب دو دن، دو دن پہلے انہوں نے مجھے جب واٹس ایپ پہ مسیجز بھیجے

اور وہ تصویریں بھیجیں، انہوں نے ڈی پی او کو Call کی، تو میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں اپنے ان پولیس آفیسرز کو بھی اور ان تمام لوگوں کو جو کہ کسی کی Point out کی ہوئی اور ان کے گھر میں راشن بھی پانچ گھروں کا بھیجا اور انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے ورنہ عید کے کپڑے بھی بھجوا دیتے، بچے جو ٹافیاں لیکر خوش ہیں، وہ میں آپ کو دے دونگی کہ وہ بچے جس خوشی کے مارے اظہار کر رہے تھے، وہ ٹافیاں لیکر، وہ مٹھائیاں لیکر اور وہ جو سامان پڑا ہوا تھا، اس کے گھر کے باہر لوگ جو وہ کر رہے تھے، تو میں یہاں سے پولیس کے جتنے بھی، جن لوگوں نے بھی اس میں کوآپریشن کیا ہے، سی سی پی او صاحب ہیں، کاشف عالم صاحب ہیں، اس کے علاوہ آئی جی پی صاحب ہیں، اللہ تعالی ان کو کورونا سے جلد از جلد صحت یاب کرے۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب، میں سی ایم صاحب کا بھی بہت زیادہ شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں، میری اور سی ایم صاحب کی Politics میں ضرور اختلافات ہونگے، ہم ضرور ایک دوسرے کے ساتھ نظریاتی اختلافات بھی رکھتے ہونگے اور ہم سیاسی اختلافات بھی رکھتے ہونگے لیکن اس کے باوجود چار بچیاں جو کہ Skin diseases میں مبتلا تھیں اور ان کی تصویریں میرے پاس موجود ہیں، جو میں نے ابھی آپ کو دکھائی بھی ہیں اور میں ان کو نہیں جانتی، حالانکہ یہ Elected Member کا کام ہے، یہ Reserved seats کی عورتوں کا کام نہیں ہے، جو یہاں پہ کہتے ہیں نا کہ ہم Reserve seats پہ آئی ہوئے ہیں، تو یہ جو Elected باجوڑ کے لوگ ہیں، باجوڑ سے تعلق رکھتے ہیں، ایم پی ایز یا ایم این ایز، یہ ان کا کام تھا، لیکن مجھے کسی نے Approach کیا، ان کی تصویریں بھجوائیں، میں نے سی ایم صاحب کو بھجوائیں اور مجھے بڑی خوشی ہے اور اللہ تعالی سی ایم صاحب کو عزت دے کیونکہ ہم Positive بات کو Positive لیں گے اور Negative بات کو Negative لیں گے۔ آج انہوں نے ان کو پشاور ہاسپیٹل، ان کی جو Skin diseases ہیں، اس کیلئے منتقل کر دیا، سی ایم صاحب، اس Floor of the House میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ اسی طرح ہر بندہ اپنے لوگوں کی توجہ دلاتا رہے اور کام ہوتا رہے، ہمیں سیاست سے کوئی مطلب نہیں ہے کیونکہ خزانہ آپ لوگ، اب میرا کوسچن ہے جناب، کوسچن میرا یہ ہے کہ کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ موجودہ حکومت نے ضلع مہمند، سابقہ فاٹا جو ہے، اس کی صحت کے شعبے کیلئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں، اے ڈی پی / اے آئی پی پراجیکٹ کے ذریعے فنڈز مختص ہوئے ہیں۔ میں نے پھر پوچھا کہ اگر جواب اثبات میں ہے تو کتنا؟ تو انہوں نے کہا 1941.539 ملین۔ کتنا فنڈز ریلیز ہوا؟ 308.162 ملین خرچ کتنا کیا؟ 308.162 ملین، جس

کی تفصیل منسلک ہے۔ میں نے تفصیل مانگی ہوئی ہے اور جناب سپیکر صاحب، مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے، ہیلتھ منسٹر صاحب سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، یہ اگر ہم اس کو حجرے کے طریقے سے چلائیں، تنقید برائے تنقید نہ کریں، ایک دوسرے پہ شاؤٹ نہ کریں، ایک دوسرے کے لیڈروں پہ بات نہ کریں اور ہم اپنا بزنس چلائیں تو میرا خیال ہے یہ صوبے کے عوام کیلئے بہتر ہوگا۔ تو جناب سپیکر صاحب، انہوں نے جو مجھے تفصیل فراہم کی ہے، وہ سب Zero، Zero، Zero ہے، وہ میرے پاس تفصیل موجود ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب فنڈز بھی خرچ ہو چکے ہیں اور مجھے تفصیل میں سب Zero, zero ملا ہے تو مجھے سمجھ نہیں آتی ہے کہ اس کا میں کیا کروں؟ کیونکہ ہیلتھ جو ہے، وہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جیسے کل میری ایک ایڈ جرنمنٹ موشن Accept ہوئی ہے بحث کیلئے، جو کہ پولیو کے متعلق ہے اور کل میں اس شہید کو سلام کرتی ہوں جو کہ پولیو وائرس کی Campaign میں تھا اور ایک انسپکٹر جو ہے، وہ کل شہید ہوا ہے، میں اس کیلئے یہ دعا کرونگی کہ اللہ تعالیٰ، کیونکہ یہ پولیو ہماری پوری قوم کو معذوری سے بچاتا ہے، تو میں اس کیلئے دعا بھی کرونگی کہ اللہ تعالیٰ اس شہید انسپکٹر کے درجات بلند کرے جو کہ کل Polio campaign میں شہید ہوا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم، آپ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: اس پہ فائرنگ ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے، اللہ تعالیٰ ان کو تباہ کرے کہ جو ہماری پولیس اور ہماری افواج پاکستان اور ہمارے Innocent لوگوں کو شہید کرتے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ کو سچن پہ آجائیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تو اب میں Answer کا۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تیمور جھگڑا صاحب۔

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت)</u>: جناب سپیکر، پہلی چیز یہ کہ تنقید جو مثبت ہو اس کو Accept کرنے میں یا اس سے سسٹم کو بہتر کرنے میں بالکل کوئی بھی برائی نہیں ہے، پہلے بھی کہا ہے اور میں نے خود ڈیپارٹمنٹ پہ تنقید کی ہے، جب انہوں نے ٹائم پہ یا صحیح کوالٹی کے Answers نہیں دیئے، یہاں پہ جو ہے، ابھی میں جواب خود بھی دیکھ رہا تھا کہ جو انہوں نے انفارمیشن مانگی ہے، وہ دی گئی ہے۔ یہ سوال ضرور بنتا ہے کہ اگر انیس سو (1900) ملین روپے جو Allocated تھے تو ریلیز کم

ہوئے، اس کی وجہ یہی ہے کہ Overall جو ہماری اے ڈی پی اور اے آئی پی تھی، قبائلی اضلاع کی جو Allocation تھی، وہ Dependent تھی کہ ہمیں باقی صوبے پیسے دیتے ہیں یا نہیں دیتے؟ ایک تو اس وجہ سے وہی ریلیز ہو سکتی تھی جو کہ ملی، جس میں ہمارے صوبے نے اپنا شیئر خود سے ڈالا اور دوسری چیز یہ یاد رکھیں، یہ ضرور ہے اور اس سال آپ اس میں فرق دیکھیں گے کہ پچھلے سال میں یہ پہلا سال تھا، جب بہت سی نئی سکیمیں ڈالی گئی ہیں، جو بہت Ambitious سکیمیں تھیں اور جس میں سرکاری نظام میں چیلنجز آتے ہیں، مثلاً جن سکیموں میں نگہت بی بی کہہ رہی ہیں کہ Zero expenditure ہوا ہے، وہ زیادہ تر HR یا کسی قسم کی Blanket schemes تھیں جن کا جب تک پی سی ون تیار نہ ہو، Approve نہ ہو تو وہ اس وقت تک اس پوری سکیم میں خرچہ نہیں ہوتا، میں مثالیں کچھ دے دیتا ہوں Topping up MNCH Program, جو Maternal and new National Health کا ہے، وہ اس میں ان شاءاللہ اس سال خرچہ ہوگا اور سارے قبائلی اضلاع کیلئے ہوگا۔ فیملی پلاننگ کا ہے، اس میں Zero تھا، اس میں ان شاءاللہ اس سال ہو گا۔ بائیو میٹرک سسٹم، Surveillance Cameras، یہ ہے کہ ایک آدھ سکیم ایسی ہو سکتی ہے کہ جس کی ضرورت نہیں ہے لیکن میں ایک مثال دیتا ہوں، جیسے کہ Provision of EMOs at secondary hospitals اس وقت کا نہیں ہے، یہ پچھلے سال کا ڈیٹا ہوگا۔ وہ نہیں تھے، ابھی آپ کو پتہ ہے کہ قبائلی اضلاع میں کوئی چار سو سٹاف وہ ڈالا ہوا ہے، تو یہ ایک Commitment اس گورنمنٹ کی رہی بھی ہے اور میرے خیال میں لوگ گراؤنڈ پہ دیکھ بھی سکتے ہیں کہ جس طرح کی Investment قبائلی اضلاع میں ہو رہی ہے، چاہے وہ لوگوں کی ہو، چاہے وہ Infrastructure development کی ہو، وہ کہیں سے نہیں رہے گی اور میں ہیلتھ میں ایک مثال دیتا ہوں کہ ابھی جو ہم آٹھ ہاسپیٹلز پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پہ چلا رہے ہیں، کیونکہ ہم مشکل ایریاز میں چلانا چاہ رہے تھے، وہ بھی سارے قبائلی اضلاع میں اور ابھی جن دس ہاسپیٹلز مزید پبلک پرائیویٹ ہاسپیٹلز پہ سیکنڈری ہسپیٹلز، وہ چل رہے ہیں، وہ بھی یا قبائلی اضلاع میں ہیں اور اس کے ساتھ کوہستان کا جو ڈی ایچ کیو ہے، تو یہ سارے وہ Challenging areas میں ہیں جس کو کبھی کسی نے اس Type کا Focus نہیں کیا، بہتری کی گنجائش ہے اور ان شاءاللہ بہتری Continuously ہوتی رہے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، بہت تفصیل سے جواب دیا ہے، ایک تو سب سے پہلے میں اپنی یہاں پر ہماری وکلاء جو بچیاں آئی ہوئی ہیں، بچے آئے ہیں، ان کو میں ویلکم کہتی ہوں، یہاں ہاؤس میں آنے پہ۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے اس پہ کوئی وہ نہیں ہے، آپ کی باتوں پہ مجھے بالکل ٹھیک لگتا ہے، اب وہ فائل پتہ نہیں آپ کے آفس میں ہے یا لیڈیز آفس میں ہے؟ جس میں سارا ڈیٹا پڑا ہوا تھا، جناب سپیکر، انہوں نے کہا کہ خرچ کئے گئے ہیں، دیکھیں جب خرچ ہو جاتے ہیں، جب خرچ ہو جاتے ہیں تو مطلب یہ کہ اگر میں نے ایک ٹیبل خریدا ہے اور میں کہتی ہوں کہ اس ٹیبل کو میں نے اتنا پیسہ مختص کیا اور اس ٹیبل پہ اتنا پیسہ خرچ ہو گیا Means یہ کہ Done ہو گیا کام، اب اس میں جب Zero, zero, zeroاگر آئے گا، جناب آپ کے توسط سے میں تیمور صاحب سے یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ جب Zero, zero, zero, zeroآئے گا تو اس میں خرچ کہاں پہ ہوا؟ میں صرف یہ سوال کرنا چاہتی ہوں کہ جب خرچ ہو چکے ہیں تو جواب تفصیل میں یہ آنا چاہیئے تھا کہ اس جگہ پہ یہ خرچ ہوئے ہیں، دوائیوں کی مد میں خرچ ہوئے ہیں، لیباٹریز کی مد میں خرچ ہوئے ہیں، ہاسپیٹلز کی مد میں خرچ ہوئے ہیں، جو ہمارے چھوٹے ہاسپیٹلز ہیں، ایکسرے مشین کیلئے خرچ ہوئے ہیں، جو ایم آر آئی کی جو مشین ہے، اس کیلئے خرچ ہوئے ہیں، کس مد میں خرچ ہوئے ہیں؟ جبZero, zero dataآ رہا ہے جناب سپیکر، میں اس سوال سے I am sorry to say کہ میں ہیلتھ منسٹر کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں اور دوسری بات جو میں نے آپ سے، آپ کے توسط سے کی کہ کل پولیو کے اس میں ایک ہمارا انسپکٹر شہید ہوا، اس کیلئے بھی کچھ کرم فرمائی کر دیں، اس کیلئے بھی کچھ اناؤنس کر دیں کیونکہ پولیو دن بدن پھیلتا چلا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ جو خرچہ ہوا ہے میڈم، اگر آپ دیکھیں تو وہ اس میں Mentioned ہے، آپ کے ریکارڈ۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: فائل پتہ نہیں، کیونکہ آپ کے چیمبرز میں آتے ہیں یا لیڈیز چیمبرز میں جاتے ہیں، ادھر فائل بھی رہ گئی ہے، میرا موبائیل بھی رہ گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن یہاں پہ آپ اگر۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیونکہ میں تیمور صاحب کے ساتھ جھگڑے پہ تھی کہ ہماری سیلریز بڑھاؤ، ہماری سیلریز بڑھاؤ، ہماری سیلریز بڑھاؤ، ایک گھنٹہ تو لڑائی پہ لگ گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، اگر سکرین پہ دیکھیں تو Expenses تمام Show کئے گئے ہیں لیکن پھر بھی آپ اپنے ریکارڈ میں چیک کر لیں۔ جی تیمور صاحب۔

وزیر خزانہ وصحت: جہاں تک پولیو میں پولیس آفیسر کی شہادت کی بات ہے، ہم سب کو بے حد افسوس ہے اور سی ایم صاحب کے سامنے وہ کیس رکھ دیتے ہیں، میں دوبارہ سے کہتا ہوں اگر کسی کو بھی کسی ضلع میں صرف تنقید نہیں لیکن مثبت Oversight بھی کرنی ہو تو (ان کو) ویلکم ہے۔ نگہت بی بی، جیسے آپ نے کہا یہاں پہ وہ 308 ملین کا Break down ہے، اگر نگہت بی بی کو زیادہ ڈیٹیل چاہیئے تو وہ بھی ضرور ڈیپارٹمنٹ کو Provide کرنا ہوگی اور اگر ان کی کوئی تجاویز ہیں، چاہے وہ ڈسٹرکٹ مہمند کے لحاظ سے ہوں یا کسی اور ڈسٹرکٹ کے لحاظ سے ہوں، یہ ان کا حق ہے کہ ڈیپارٹمنٹ ان کو سنے اور ان سے Feedback لیں اور انشاء اللہ جہاں پہ مثبت Feedback ہو اس پہ Act بھی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں تیمور صاحب کی ہر بات کو من وعن تسلیم کرتی ہوں، ٹھیک ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، ان کو مجھ سے ایک وعدہ کرنا پڑے گا۔ یہاں پہ دیکھیں یہ ہمارا ڈسٹرکٹ پشاور ہے، ڈسٹرکٹ پشاور میں گیارہ بائیس (1122) نے ہماری، آپ بھی اسی راستے سے آتے جاتے ہیں، ہمارے خوشدل خان بھی آتے ہیں، صلاح الدین خان بھی آتے ہیں، جناب سپیکر صاحب، سٹی ہاسپیٹل ہے وہاں پہ 1122 نے ہماری ڈیڑھ کنال جو کہ ہم ایمر جنسی کے لئے Use کر سکتے ہیں سٹی ہاسپیٹل کی، وہ Occupy کی ہوئی ہے، پلیز اس جگہ کو، قبضہ اس کا چھوڑوا دیں اور ان بسوں کو جو ہیں تو وہ کہیں اور منتقل کروا دیں، یہ مجھ پہ بہت زیادہ اور اس علاقے کے لوگوں پہ، کیونکہ جب کہیں بھی حادثہ ہوتا ہے، وزیرستان سے لے کر پشاور کے بڈھ بیر تک تو سارے لوگ ایمر جنسی کے لئے، تو یہاں پہ ہم ایم آر آئی مشین بھی لگا سکتے ہیں، یہاں پہ ہم ایکسرے مشین بھی لگا سکتے ہیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور صاحب، تیمور صاحب، آپ جو منسٹر صاحب ہیں، اقبال وزیر صاحب کے ساتھ اس پہ بات کریں اور اس کے لئے کوئی راستہ نکالیں جی۔

وزیر خزانہ وصحت: نصیر اللہ بابر ہاسپیٹل کی بات کر رہی ہیں ناں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

وزیر خزانہ و صحت: Already Highlight ہوا ہے اور جو 1122 کے ڈی جی ہیں، ان کو بتایا ہے کہ آپ کوئی بھی سرکاری لینڈ Identify کریں، جہاں پہ آپ اپنا، دیکھیں وہ بھی بڑا زبردست کام کر رہے ہیں لیکن اس ہاسپیٹل میں واقعی Space کی کمی ہے، 1122 جیسے ہی کوئی پلاٹ بتائے گا یا کوئی جگہ بتائے گا جہاں پہ Space ہے کیونکہ اس کو اس ایریا میں ہونا ہے، ہم ان شاءاللہ اس کو شفٹ کر دینگے، چیف منسٹر صاحب سے منظوری لے لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 12750، جناب نثار احمد خان صاحب۔

*12750 _ جناب نثار احمد: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع مہمند کے ہسپتالوں میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کون کونسے ہسپتالوں میں، کون کونسی آسامیوں پر اور کن بنیادوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں، نیز اب تک کتنی آسامیاں خالی ہیں اور حکومت کب تک انہیں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضلع مہمند کے ہسپتالوں میں جو بھرتیاں کی گئیں اور جو خالی آسامیاں ہیں، انکی تفصیل منسلک ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

جناب نثار احمد: شکریه سپیکر صاحب، زما چې کوم کوئسچن دے او بنیادی طور زمونږ چې کوم مقصد وو، هغه مقصد په دې کوئسچن کښې نشته، بیا هم لسټ Provide شوے دے خو زه به دومره اووایمه ئمه چې دې کښې یو دا هم دی چې یره څه سیټونه چې کوم خالی دی نو هغه هم دغسې خالی روان دی، هم دغسې هغې باندې Ban دے، نو یو خو داده چې دا Sure کول پکار دی، Ensure کړی سرے چې یره دا به کله پورې کیږی؟ چې دهغې یو ټائم فریم اوښودلے شی چې یره دا خالی سیټونه به ډک شی۔ بله زما بنیادی مقصد دا دے چې زمونږ کوم کوئسچنې دی د ایکس فاټا په حواله باندې نو زمونږ کوئسچنې چې کومې هلته زمونږه متعلقه ډیپارټمنټ ته لاړې شی نو هلته پریکټس نشته هغوی کوشش کوی چې هغه کوئسچن ګول مول مونږ ته رااولیږی، دلته ډیپارټمنټ هم

Confuse کړی، منسټر صاحب هم Confuse کړی او هلته نه حل نشی دغه کیدے ،
نو که زمونږ کوئسچنې کمیټئ ته څئ نو دې د پاره به دا وی چې دې کښې به ټول
هغه کوم څیزونه چې دی هغه به رااوخی څکه چې زما په دې کوئسچن کښې ډیر
لویه خبره پرته ده او هغه دا ده بنیادی طور چې کوم سیټونه مونږ ته په اے آئی پی
کښې راکړی شوی دی او په دغه کښې راکړی شوی دی په هم داسې زمونږ په
اے پی آئی دغه کښې نو دا ډیر زیات سیټونه دی او په دې کښې ډیر زیات
خدشات موجود دی، زه غواړمه چې زمونږ حکومت چونکه دا حکومت دعویٰ هم
کوی چې مونږ ډیر شفاف دغه Recruitment کوؤ، په هغې کښې څه نشته نو ډیر
زیات شکونه په علاقه کښې په دې کښې موجود دی او ثبوتونه هم شته، نو که دا
کوئسچن کمیټئ ته لاړ شی، زه منسټر صاحب ته په دې باره کښې خواست کومه
چې کمیټئ ته ئے اولیږی نو دې کښې به دا ټول څیزونه رابنکاره شی څکه چې
هغه کومه خبره هلته نوره کیږی نو کم ازکم د حکومت د Part نه به هغه خبره لاړه
شی او ډیپارټمنټ به هغې کښې معلوم شی چې څومره خلق په هغې کښې پکار
دی۔ ډیره مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نثار صاحب، د دې ټول Detailed information خو تاسو سره ئے
شیئر کړی دی، که تاسو هغې نه Satisfied نه یئ نو بیا به هغوی دغه اوکړی۔

جناب نثار احمد: سپیکر صاحب، ډیټیل ما ته ملاؤ خو چې دا کوم ډیټیل ما ته ملاؤ دے ،
د دې نه زما عوام نه دی Satisfied څکه چې هلته کښې کوم Recruitment شوے
دے ، کوم دغه شوے دے نو هغه په ریکارډ صحیح نه دے شوے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپلیمنټری جی، سپلیمنټری کوئ تاسو، سپلیمنټری جی، محمود
احمد خان بټنی صاحب، سپلیمنټری جی۔

جناب محمود احمد خان: *تھینک یو، جناب سپیکر۔ جس طرح نثار مہمند نے کوئسچن کیا ہے سر، منسٹر صاحب کو یہ ریکویسٹ ہے کہ انہوں نے پورے صوبے میں* Ban *لگایا، پھر ایک ایک ڈسٹرکٹ کو بھرتی کو، اس کے لئے* Ban relax *کردیں، ہم یہ ریکویسٹ کرتے ہیں جناب سپیکر، کیونکہ* Deceased son *تو ٹھیک جو* Hundred percent quota *ہے، لیکن باقی جو لوگ ہیں یہ* Ban *کا کوئی طریقہ کار نکال لیں، یہ کب تک* Ban *ہوگا؟ ریکویسٹ یہ ہے کہ یا تو پورے صوبے میں* Ban relax *کردیں یا ہر ڈسٹرکٹ کے*

لئے کیونکہ جناب سپیکر، 20/04/2021 کو ڈی ایچ او، میرے ڈی ایچ او نے لیٹر کیا سیکرٹری کو، ابھی تک اس پر کوئی عملدرآمد، منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ جو Ban کا طریقہ کار ہے، کب تک یہ Ban ہو گا تاکہ اس میں تو کوئی پتہ ہو، ایک Time limit ہو اس میں، ایک ٹائم فریم ہو کہ اتنے ٹائم تک ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ثناء اللہ صاحب، سپلیمنٹری جی، ثناء اللہ صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ زما ضمنی هم دغه درخواست دے، زمونږ یو هسپتال دے چې هغه Upgrade شوے دے، تقریباً د هغې یو کال نه زیات اوشو جی او تر اوسه پورې په هغې کښې Ban دے او کلاس فور پکښې هم بهرتی نه شو، Upgrade شوے دے، ډاکټران پکښې راغلی دی خو کوم چې ټیکنیکل سټاف دے جی، نو مهربانی د اوکړی، دا جی ځو ځله مونږه دا فائل دلته Move کړو، اوسه پورې منسټر صاحب سره پکښې زما ملاقات هم شوے دے دوه درې ځله، اوسه پورې هغه Ban لرې نه شو، پکار ده چې ډاکټران راغلی دی چې هغوی سره سټاف راشی نو هغه خلقو ته به سهولت ملاؤ شی۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب تیمور سلیم جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): سر، پہلے تو سوال کے لحاظ سے جو ضلع مہمند میں جو سٹاف کی ڈیٹیل مانگی گئی وہ تو ساری دی گئی ہے، دوبارہ سے کہہ دوں ہمارا جو ایک چیلنج ہے Recruitment میں، وہ یہ ہے کہ بعض جگھوں پہ جب ہم Ban ہٹادیتے ہیں تو وہ Recruitment کی Quality افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جس طریقے سے وہ ہوتی ہے، وہ ڈیپارٹمنٹ کے یا گورنمنٹ کی بدنامی کا باعث ہوتا ہے، وہ ہم نہیں چھوڑ سکتے۔ یہاں پہ وہ ایشو ہے ان اضلاع میں پہلے صرف یہ Reassurance چاہیئے اور وہ ڈیپارٹمنٹ کا جو وہاں پہ سٹاف ہے، انہوں نے دینا ہو گا کہ وہ صحیح مقصد کے لئے Recruitment کر رہے ہیں، وہاں پہ ضرورت ہے، یہ پبلک کے پیسے ہیں اور پبلک کے پیسے تب ہی پبلک پہ لگنے چاہیئے جب اس کی ضرورت ہو اور صحیح طریقے میں ہونگے، وہ Ban ایک دن میں اٹھ جائے گا، کچھ ایسے ہیں جیسے صاحبزادہ صاحب نے بتایا ہے جہاں پہ Ban relaxation کا کاغذ بھی نہیں پہنچ سکا، وہ میں ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ لیتا ہوں تاکہ وہاں پہ جو یہ کہہ رہے ہیں Genuine case ہے، وہ Clear کر دینگے، تو یہ صرف کچھ ڈسٹرکٹس میں ابھی تک اسی لئے Ban ہے کہ ان کا Track record جو ہے اور اس میں، میں قطعاً میں جو Political representatives ہیں ان کو میں نہیں Blame کر رہا لیکن جو

گراؤنڈ پہ Recruitments ہوتی ہیں وہ پھر Litigation میں اگر پھنس جاتی ہیں تو ہمیں، میں نے ڈیپارٹمنٹ کو بھی کہا ہے کہ اس کا صاف شفاف طریقہ کار ایک نکالیں جو کہ بالکل Black and white ہو، جو کہ Clear ہو، جس کے بعد کوئی Ban لگانے کی ضرورت ہی نہ ہو، میں ڈیپارٹمنٹ کو بھی ریکویسٹ کرتا ہوں اوراس کے ساتھ ہم یہ بھی کوشش کررہے ہیں کہ Local level recruitment پہ دو تین طریقوں سے ہم Recruitment کرسکیں، کہ Permanent recruitment بھی ہوسکے، جہاں پہ Permanent recruitment نہ ہو تو ڈسٹرکٹ اپنی Contractual recruitment پہ Facility based staff لے لے تاکہ پبلک جو ہے وہ Suffer نہ ہو-امید ہی ہے کہ جو یہ ساتھ میں یہ جو دوسرا طریقہ ہے، یہ بھی ساتھ اسی کوارٹر میں Approve ہو جائے گا تاکہ کم از کم ہم ڈسٹرکٹ کو یہ Facilitation دے سکیں کہ جو سارا ٹیکنیکل سٹاف ہے یا جو سارا ضروری سٹاف ہے، جس کی وجہ سے کوئی ہسپتال چل نہیں پارہا کہ وہ جلد سے جلد گراؤنڈ پہ آجائے لیکن ان شاءاللہ ان سب میں آپ اس سال میں بہت Progress دیکھیں گے- یاد رکھیں کہ یہ جو پورا سال ہم نے کام کیا ہے، Covid کی وباء جو دنیا میں Unprecedented situation تھی، اس کے دوران کیا ہے اس کو، اس کا سامنا بھی کیا ہے، ہمارے انہی Tertiary Hospitals نے کیا ہے، اس وجہ سے پچھلے سال ہمیں زیادہ فوکس بڑے ہاسپیٹل پہ ڈالنا پڑا، ابھی ہم ہر ڈسٹرکٹ میں جاکر ان کے جو سیکنڈری ہاسپٹلز ہیں، ان پہ بھی Investment کرینگے-اسی طرح جو سارے BHUs، RHCs سیز ہیں، ہر ایک کو ہم تقریباً دس لاکھ روپے دے رہے ہیں کہ وہاں پہ یہ MO کی سربراہی میں وہ وہاں پہ لگائیں، دوائی پہ، اس پہ، یہ ان کے نارمل بجٹ کے اوپر ہے، تو ان شاءاللہ ان بارہ مہینوں میں آپ بہت حد تک فرق دیکھیں گے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Satisfied? Ji, Nisar Sahib.

<u>جناب نثار احمد</u>: گوره اصل کښې جي خبره دا ده چې کوم لسټ ماته Provide شوے دے، دوئ وائي چې دا لسټ کمپلیټ دے، نو يو خو دا لسټ کمپلیټ نه دے ځکه چې دې کښې پانچ پرسنټ کوټه د مینارټی ده، هغه دې کښې هيڅ تفصيل نشته دے، نو لسټ چونکه لهذا بالکل کمپلیټ نه دے۔ بله دويمه خبره دا ده چې کوم هلته عوامي هغه پيدا شوے دے چې يره مطلب دلته څه څه هلته کوم ګپلې شوې دي نو ځکه دا زه په دې باندې زور اچوم چې که دا کميټئ ته لاړشي نو دغه کم

ازکم د حکومت د طرف نه خو به دا دغه ختمه شی چې گنی دیکښې جی څوک Involveدی، هلته خو ټول بیا خبره په هغې راځی چې گورنمنټ پکښې Involve دے حالانکه زه یقین لرم چې گورنمنټ به نه وی، ډیپارټمنټ به پکښې Involve وی څومره پورې چې ماته معلومیږی نو لهذا که دا کوئسچن کمیټئ ته لاړشی نو دې کښې به جی دا ټول څیزونه راښکاره شی،دا ټول څیزونه به وضاحت ته اورسی نو هغه Clarity به راشی، دې کښې Clarity نشته جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نثار صاحب، Maximum څیزونه خو Clear دی، که یو څو څیزونه تاسو ته Clear نه وی نو ډیپارټمنټ سره کښینئ، هغوی به درته جواب درکړی جی۔ جی تیمور صاحب۔

وزیر خزانہ وصحت: زه به د دوئ میټنګ سیکرټری سره اوکړم، سبا به هیلته ډیپارټمنټ نه I hope څوک شته، سر، زه به د دوئ، زه به اوس سیکرټری ته فون اوکړم چې ایم پی اے صاحب سره به سباخامخا ملاویږی او دا چې کوم لسټ دے دا به ورسره اوگوری او چې کوم هلته ډی ایچ او دے ، هغه به هم یا Online واخلی یا به هغه رااوغواړی چې کوم ډیټا کښې Gaps دی چې هغه مخکښې دوئ هغه کړی یا چې د دوئ څه تجاویز دی Recruitment باره کښې هغه به دوئ ماسره ډسکس کړی، ان شاءاللہ دا مسئله به حل شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټھیک، ټھیک شو۔ کوئسچن نمبر 12756 ، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

*12756 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیایہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں مرحلہ وار صحت انصاف کارڈ جاری کرنے کا فیصلہ کیاہے؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک کن کن اضلاع میں کتنے انصاف کارڈز جاری کئے گئے ہیں اوران کارڈز پر مریضوں کوملنی والی طبی سہولیات کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز جن جن اضلاع میں صحت انصاف کارڈز کا اجراء کیاگیاہے،ان اضلاع کا انتخاب کس اتھارٹی نے کس طریقہ کار کے تحت کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ وصحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) صحت کارڈ پلس پروگرام کا دائرہ کار اب صوبے کے تمام اضلاع تک بڑھادیا گیا ہے۔ اس پروگرام میں صوبے کے وہ تمام افراد جن کا نادرا ریکارڈ کے مطابق مستقل پتہ خیبر پختونخوا کا ہے، کو شامل کیا گیا ہے۔ اب تک اس پروگرام کے تحت پورے صوبے میں 74 لاکھ 69 ہزار 658 لوگ رجسٹرڈ ہیں جنکی تفصیل منسلک ہے۔ اس سکیم کے تحت تمام چھوٹے بڑے امراض کا علاج بالکل مفت ہوگا جس سے غریب خاندانوں کو معاشی تحفظ فراہم ہوچکا ہے۔ ان امراض میں حادثات اتفاقیہ، میڈیکل اور سرجیکل ایمرجنسی، آنکھ، ناک، کان اور گلے کے امراض اور متعلقہ سرجری، سینے اور دل کے امراض اور متعلقہ سرجری، پیٹ کی بیماریاں، زیابیطس (شوگر) کی پیچیدگیاں، ہر قسم کے کینسر اور دیگر کئی امراض کا علاج شامل ہے۔

(ج) اب یہ پروگرام صوبے کی تمام آبادی تک بڑھادیا گیا ہے جس کی منظوری وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے دی ہے۔

S. No.	District Name	Enrolled Families
1	Abbottabad	432,503
2	Bannu	282,422
3	Batagram	146,451
4	Bunner	218,564
5	Charsadda	419,282
6	Chitral	118.903
7	D.I. Khan	336,798
8	Hangu	134,181
9	Haripur	317.013
10	Karak	199,282
11	Kohat	253,097
12	Kohistan	87,036
13	Lakki Marwat	200,738
14	Lower Dir	317,151
15	Malakand Area	182,335
16	Mansehra	522,676
17	Mardan	600,791
18	Nowshera	343,957
19	Peshawar	757,373
20	Shangla	202,348
21	Swabi	445,291

22	Swat	598,202
23	Tank	83,740
24	Tor Ghar	30,343
25	Upper Dir	239,183
	Total	7,469,658

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میرا سوال جو ہے اس کے دو تین Angles تھے، میں نے جو سوال پوچھا ہے اس میں ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں مرحلہ وار صحت انصاف کارڈ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے؟ پہلا اس کا Angle یہ تھا۔ دوسرا ہے کہ اب تک کن کن اضلاع میں کتنے صحت انصاف کارڈز جاری کئے گئے ہیں اور ان کارڈز پر مریضوں کو ملنے والی کونسی طبی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں، نیز جن جن اضلاع میں صحت انصاف کارڈ کا اجراء کیا گیا ہے، ان اضلاع کا انتخاب کس Criteria اور کس طریقہ کار کے تحت ہوا ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے مجھے ڈیپارٹمنٹ نے یہ ایک صفحہ پہ ایک لسٹ فراہم کی ہے کہ جس میں ایک تو Merged اضلاع کا بالکل ذکر ہی نہیں ہے، دوسرا یہ کہ طریقہ کار اس میں بالکل وضع نہیں کیا گیا، کس اتھارٹی کے طریقے سے، کس اتھارٹی سے ان کو ڈالا گیا ہے، کیا طریقہ کار استعمال کیا؟ وہ اس کا بالکل ذکر نہیں ہے۔ چوتھی ایک بات یہ ہے کہ صحت انصاف کارڈ کے لحاظ جو بات سامنے آ رہی ہے تو اس کا نیٹ رزلٹ یہ آ رہا ہے کہ اس سے پرائیویٹ سیکٹر کو زیادہ فائدہ مل رہا ہے، اس لئے کہ پرائیویٹ ہاسپٹلز کو فنڈز فراہم کئے گئے ہیں اور وہ مریضوں کو تو Facilitate کرا رہے ہیں لیکن گورنمنٹ ہاسپٹلز میں جب ایک مریض صحت انصاف کارڈ استعمال کرنا چاہتا ہے تو گورنمنٹ کے ہاسپٹل کا یہ جواب آتا ہے کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں تو ہم کیسے استعمال کرائیں؟ تو کیا آیا یہ صرف پرائیویٹ سیکٹر کو Facilitate کرنے کے لئے یہ صحت انصاف کارڈ آیا ہے؟

Mr. Deputy Speaker: Ji concerned Minister Sahib.

وزیر خزانہ و صحت: جناب سپیکر، کچھ ایسے Comments ہیں، آنریبل ایم پی اے صاحبہ سے میں اختلاف کرتا ہوں اور اس کی وجہ بھی بتا دوں گا۔ تھوڑی سی مجھے حیرت ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کو بھی تھوڑا سا جواب بہتر لکھنا چاہیئے تھا اور ان کو Clarify کرنا چاہیئے تھا لیکن چلیں میں کر دیتا ہوں۔ پہلے تو انہوں نے شاید جواب اس لئے نہیں دیا کیونکہ سلیکشن نہیں ہوئی، یہ پہلی سکیم ہے جہاں پہ سلیکشن نہیں ہوئی، جس کا بھی شناختی کارڈ خیبر پختونخوا کا ہے اور فیملی کا سربراہ ہے، نادرا کے Database میں، ان کو صحت انصاف کارڈ کی Coverage ملی ہے، چاہے وہ پی ٹی آئی کا ووٹر ہو، چاہے وہ اے این پی کا ووٹر ہو، چاہے وہ

پیپلز پارٹی کا ووٹر ہو، جے یو آئی کا ووٹر ہو، جب ایک ڈسٹرکٹ شامل ہو گیا تو اس ڈسٹرکٹ کے سارے رہنے والے شامل ہو گئے، تو جب یہ سات اعشاریہ چار (7.4) ملین خاندانوں کی بات کرتا ہے تو یہ وہ سارے خاندان ہیں جو خیبر پختونخوا میں، جن کا مستقل پتہ خیبر پختونخوا سے ہے۔ چونکہ اس کو دیکھیں By the way اس کا بھی بہت ساڈیٹا موجود ہے، میں ایم پی اے صاحبہ کو کہتا ہوں، میرے آفس میں آئیں، میں خود ان کو Presentation دے دوں گا۔ ایک طرف Category ہے جو ابھی رہ سکتی ہے جن کا گلہ ہے جو میں نے وہاں پہ سٹیرنگ کمیٹی کو کہا ہے کہ وہ Solve کرے اور وہ یہ ہے کہ، کیونکہ ایک Technicality ہے کہ جہاں پہ جناب سپیکر، فیملی کا سربراہ مرد ہوتا ہے نادرا کے سسٹم میں، تو ان کو ان کے بچوں کو ملتا ہے، اگر Wife صوبے سے باہر بھی ہو، لیکن اگر خاتون صوبے کی ہو اور شوہر صوبے سے باہر کا ہو، اس فیملی کو نہیں مل رہا۔ میں نے کہا ہے کہ جب تک پنجاب یا اسلام آباد میں یہ نہ شامل ہو، ان کو بھی شامل کریں، یہ ایک Technicality تھی تو وہ بھی شامل ہو جائیں گے، وہ شاید میرے خیال میں چالیس پچاس ہزار خاندان ہونگے، اس سے زیادہ نہیں ہونگے، Right، یہ ایک Gap ہے۔ قبائلی اضلاع کو سب سے پہلے شامل کیا گیا تھا، ان کا صرف شامل ہونا ایک فیڈرل کنٹریکٹ کے Through تھا تو ان کا پیکیج تھوڑا سا مختلف ہے لیکن فیڈرل گورنمنٹ سے ہم نے بجٹ میں اس کے لئے Package add کرنے کے لئے پیسے بھی رکھے ہیں۔ ایک لیگل مسئلہ فیڈرل گورنمنٹ اپنا پیکیج برابر کر رہی ہے اور ہم نے ان سے ریکویسٹ کی ہے کہ اگر وہ نہیں کرتے تو پھر ہمیں وہ بھی دے دیں تاکہ ہم انکو بھی یہی پیکج دیں جو کہ ہمارا ہے اور وہ بھی ان شاء اللہ اسی مالی سال کے اندر حل ہو جائے گا۔ جس بات سے میں اختلاف کرتا ہوں، انہوں نے کہا کہ زیادہ پیسے جو ہیں، فائدہ پرائیویٹ ہاسپیٹلز کا ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر، فائدہ پرائیویٹ ہاسپیٹلز کا نہیں ہو رہا، فائدہ اس صوبے کے لوگوں کا ہو رہا ہے، مریضوں کا ہو رہا ہے، ہمیں کوئی غرض نہیں کہ ایک مریض جائے وہ پرائیویٹ ہاسپیٹل سے، جب یہاں پہ بیٹھے زیادہ تر لوگوں کے بچے پرائیویٹ سکولز میں پڑھ سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں چاہتے کہ جو غریب ہیں وہ بھی وہی ایجوکیشن کی کوالٹی حاصل کریں، جب یہاں پہ جو لوگ ہیں وہ بیمار ہو جائیں وہ North West یا RMI بڑے آپریشن کے لئے جا سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں چاہتے کہ غریب بھی جائے اور یہ تاثر بھی غلط ہے کہ صرف پرائیویٹ ہاسپیٹلز فائدہ لے رہے ہیں، جو پندرہ ہاسپیٹلز ہیں جن پہ سب سے زیادہ جنہوں نے صحت کارڈ کو استعمال کیا ہے، اس میں نمبر ون فوجی فاؤنڈیشن، نمبر ٹو جو ہمارا Peshawar Institute of Cardiology

اور نمبر تھری ایچ ایم سی، تو پہلے تین ہاسپیٹلز میں جو دو ہیں وہ ہمارے اپنے ہاسپیٹلز ہیں اور کر یہ رہا ہے کہ یہ پورےHealth sector کو Regulate بھی کر رہا ہے اور پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر کے درمیان Competition بھی پیدا کر رہا ہے۔ پبلک سیکٹر ہاسپیٹلز کے لئے ایک Top up budget کی Opportunity provide کر رہا ہے اور پرائیویٹ سیکٹر ہاسپیٹلز کوPublic sector delivery کے Net میں لا رہا ہے، اسکے بجائے کہ ہم دس ارب کا پہلے دس سال میں ہسپتال بنائیں پھر Recruitment کریں، پھر وہ دیں، ایک ہی دن میں ہم نے پورے صوبے میں کوئی ایک سو پچاس (150) پرائیویٹ ہاسپیٹلز کوNetمیں لایا ہے اور یہ بھی میں Last باتOn the record کہہ دوں کہ جہاں جہاں پہ یہ ضرور کہیں نہ کہیں کوئی ہو گا جو سسٹم کو Abuse کرنے کی کوشش کریگا، جہاں پہ اسکا ثبوت ملے اور ایسی مثال بھی موجود ہے Immediately action لیا جائے گا کیونکہ اس دن جیسے پرائم منسٹر صاحب سے بھی میٹنگ ہوئی تھی، یہ ایک Flagship منصوبہ ہے، ایک تاریخی منصوبہ ہے، اس پہ ہم داغ یا اسکی Reputation ہم خراب ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تیمور صاحب، آپ نے سٹارٹ میں کہا کہ ڈیپارٹمنٹ نے جواب کیسے دیا؟ لیکن یہ تو جب ڈیپارٹمنٹ جواب دیتا ہے تو اسکی Approval منسٹر صاحب سے لی جاتی ہے، تو آپ کو دیکھنا چاہیئے تھا کہ جواب انکا صحیح ہے کہ غلط ہے؟ جی میڈم، جی میڈم۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: سپیکر صاحب، ایک تو میں شاید منسٹر صاحب کو اپنی بات نہیں سمجھا سکی، ایک تو انہوں نے اچھا ہے خود ہی تسلیم کیا کہ ڈیپارٹمنٹ نے اس میں Loop holes چھوڑے ہیں، وہ تو انہوں نے Cover کر لئے، میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں، مجھے پرائیویٹ سیکٹر سے کوئی وہ نہیں ہے، اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کو پیسے مل رہے ہیں، اس میں کوئی Doubt نہیں ہے، میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جو گورنمنٹ ہاسپیٹلز اس وجہ سے مریضوں کو Facilitate نہیں کر پا رہے ہیں کہ انکی یہ بات ہے کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں اور آپ صرف پشاور کی بات کر رہے ہیں جبکہ یہاں پہ پورے ہم صوبے کی بات کر رہے ہیں، آپ مجھے بتائیں کہ آپ کے پورے صوبے کے کرک، ہنگو اور تورغر میں کہاں پہ آپ کے پرائیویٹ سیکٹر میں اچھے ہاسپیٹلز ہیں، ظاہر ہے وہاں پہ آپ کسی گورنمنٹ ہاسپیٹل کو یا کسی گورنمنٹ بی ایچ یو کو Facilitate کرائیں گے، ان کو فنڈز دیں گے تو وہ تبھی مریضوں کو Facilitate کرینگے جبکہ انکی طرف سے بات آ رہی ہے کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں، تو ہم مریضوں کو

کیسے Facilitate کریں؟آپ کا جو مریض اپر دیر میں جو آپ کا اپر چترال میں Patient آپ کے ہاسپیٹل میں جا رہا ہے اور ان کو ہاسپیٹل یہ کہہ کے واپس کرا رہا ہے کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں، میں اسکی بات پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ آیا کیوں فنڈز نہیں ہیں ان ہاسپیٹلز کے پاس؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر صاحب، یہ جواب آپ کو پہلے بھیجا گیا تھا کیونکہ آپ نے وہ دن کو، پھر کل شام انہوں نے مجھے دکھایا تو میرے پاس Correction کا ٹائم نہیں تھا تو ہم چاہتے تھے کہ ایم پی اے اس کے پاس جائے، یقیناً ڈیپارٹمنٹ کی Delivery میں گنجائش ہے، یہ آپ کو بھی پتہ ہے، مجھے بھی پتہ ہے، اسکو میں نہیں چھپاؤنگا، جو انہوں نے بات کی، میں Agree کرتا ہوں کہ دور دراز علاقوں میں پشاور کے سٹینڈرڈ کے پرائیویٹ ہاسپیٹلز نہیں ہیں، پرائیویٹ ہاسپیٹلز تو ہیں Panel بھی ہوئے ہیں لیکن اس صحت کارڈ کی وجہ سے بنیں گے کیونکہ پرائم منسٹر عمران خان صاحب کی گورنمنٹ نے ہر خاندان کی جیب میں یہ دس لاکھ روپے کا Cheque دے دیا ہے اور جب دے دیا ہے تو آگے کرک میں بھی Investor بنائے گا، ڈی آئی خان میں بھی بنائے گا، بنوں میں بھی بنائے گا، چترال میں بھی بنائے گا، کوہستان میں بھی بنائے گا، جہاں پہ کبھی پرائیویٹ سیکٹر جانا نہیں چاہ رہا تھا کیونکہ پتہ ہے کہ یہ ہے اور جناب سپیکر، اس میں بھی گورنمنٹ Silent نہیں ہے، ہم نے چار بڑے ہاسپیٹلز چار Regions کے لئے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ میں اسی لئے منظور کرائے ہیں اور اس کے لئے ہم کوشش کریں گے کہ بہترین International investors آئیں، ایک ہزارہ ریجن میں، ایک پشاور میں رینگ روڈ پہ جو پرانا Stagnant منصوبہ ہے، ایک ملاکنڈ ریجن میں اور ایک ساؤتھ میں، یہ چاروں جو ہیں وہ ان شاء اللہ ہم ان پہ کام شروع کرینگے پرائیویٹ ہاسپیٹلز Throughout بنیں گے۔ ایک میں، چونکہ ہمیں یہ فورم استعمال کرنا چاہیئے، دو چیزیں ہیں، آپریشنل بجٹ پہ پہلے کبھی توجہ کسی ڈیپارٹمنٹ میں نہیں دی گئی، ہیلتھ میں زیادہ ضروری ہے، سسٹم پھیلتا گیا، آپریشنل بجٹ ہاسپیٹلز کو نہیں ملتا گیا، وہ ہم چینج کر رہے ہیں، دوائی کا بجٹ بھی ڈبل ہوا ہے اور ہر یونٹ کو بی ایچ یو سے اور بی ایچ یو سے اوپر ایک آپریشنل بجٹ دیا جا رہا ہے کہ وہ Invest کریں، ہم نے سال کوشش کی پشاور میں اس نظام کو کرنے کے لئے۔ ایک جو جناب سپیکر، چیلنج آتا ہے وہ یہ کہ Overtime یہ قوانین ایسے بن گئے ہیں کہ وہ پیسے پہنچائے سیکرٹریٹ سے آپ کے حلقے میں کسی بی ایچ یو تک، اس میں مراحل اور Ifs and buts تھے، کوئی چھ

مہینے لگے وہ سارے Rules اور وہ چینج کرنے میں، اب جب وہ ہوگیا ہے تو وہ پیسہ ہر بی ایچ یو کے پاس Available ہے، ہر آر ایچ سی کے پاس Available ہے، ہم نے صرف اس کیلئے Monitoring mechanism نکالنا ہے اور ان شاءاللہ ہمیشہ جو ہے وہ ہر Facility کو مزید بجٹ جائے گا۔ ایک چیز میں ریکویسٹ کرتا ہوں، ضرور یہاں پہ ڈیپارٹمنٹ نے جہاں پہ جو Deliver نہیں کر رہا، ایکشن لینا اور کبھی کبھی جب ہم ایکشن لیتے ہیں تو Requests action reverse کرنے کی اس ہاؤس سے ہی آتی ہیں، وہاں پہ ہم نے لکیر کھینچنی ہے کہ لوگ Excuses نہ استعمال کریں، کورٹ سے نہ ریلیف لیں، یہاں سے وہ پریشر نہ پڑے تاکہ ہم ہر ضلع میں اس کو بہتر کریں اور اسی لئے ہم ساتھ پرائیویٹ سیکٹر Engage کرتے ہیں تاکہ Patients کو ریلیف ملے اور پبلک پرائیویٹ سیکٹر میں Competition ہو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ جی میڈم، جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: جی شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ بس میں ایک یہ بات کے ساتھ اپنی بات ختم کرتی ہوں کہ منسٹر صاحب Merged area پہ لازماً یہ توجہ دیں کہ وہاں پہ نہ پرائیویٹ سیکٹر کے کوئی ہاسپٹلز ہیں، نہ گورنمنٹ کے، لہذا اگر ان پہ یہ Compulsory کیا جائے کہ وہاں پہ اس طرح کے جو Chain ہے، چینلز ہیں، وہاں پہ یہ کھولے جائیں اور دوسرا آپ کے توسط سے میں جو آئے ہوئے ہیں ہمارے لاء کے سٹوڈنٹس، بچے ہیں، ان سب بچوں کو خوش آمدید کہتی ہوں اور ان کے لئے نیک خواہشات۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب، منسٹر صاحب۔

<u>وزیر صحت</u>: جناب سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ ان کو Already instruction دی ہوئی ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔

<u>وزیر صحت</u>: وہ حیرت کی بات یہ ہے کہ پرائیویٹ ہاسپٹلز کی لائن لگی ہوتی ہے، پبلک ہاسپٹلز تھوڑے ڈھیلے ہوتے ہیں لیکن ہمارے دس ایم ٹی آئیز میں سے نو شامل ہیں، ڈی آئی خان In process ہے اور Eighty percent جو ڈی ایچ کیوز ہیں، وہ بھی شامل ہیں اور جو ایک ہمارا ڈی ایچ کیو ابھی تک آپریشنل نہیں ہے کوہستان کا، وہاں پہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ اس کو ابھی چلانا ہے، ان شاءاللہ دو تین مہینوں میں شروع کر دیا جائے گا۔ ہماری کوشش ہوگی کہ سال کے اندر جتنے بھی بڑے اور مڈل سائز جو پبلک سیکٹر

ہاسپیٹلز ہیں وہ شامل ہو جائیں، اس میں ہم تو چاہتے ہیں کہ سارے شامل ہو جائیں، ان کو Extra funding ملے گی، پبلک کو بہتر Delivery ملے گی اور اس کو ہم Month by month جو ہیں وہ Track کر رہے ہیں اور اس کے لئے اسکی منظوری جو سال میں ایک بار ہوئی تھی، وہ ابھی چھ مہینے پر Rolling کر دی ہے تاکہ ہر چھ مہینے بعد صحت کارڈ میں مزید ہاسپیٹلز آسکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 12773، ایک منٹ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو قانون معلوم ہے؟ منسٹر جب ایک دفعہ جواب دے دیتا ہے تو پھر اس پہ سپلیمنٹری نہیں ہوتا، بیٹھ جائیں آپ۔ 12773۔ جناب صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: جناب سپیکر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صلاح الدین صاحب، جناب صلاح الدین صاحب۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صلاح الدین صاحب آپ پڑھیں جی۔ جناب صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: If you could kindly just consider.

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو ایک قانون ہے جب ایک ممبر سپلیمنٹری کرتا ہے اور منسٹر جواب دے تو اسکے بعد سپلیمنٹری نہیں ہوتا۔

جناب صلاح الدین: ایک ریکویسٹ کرتا ہے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: Sorry, sorry میں کسی کو اسمبلی بلڈوز ہونے نہیں دوں گا جی آپ کو ئسچن کریں Sorry جی۔ یہ انکی بدمعاشی نہیں چلے گی چلیں جی۔

Mr. Salahuddin Sir my question consisted of three parts and the…..

(Interruption)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Proper question لے آئیں۔

Mr.Salahuddin Consisted of three parts. Part one. That in SHO had been there for over fifteen years. It might not be fifteen years exactly but it was somewhat nearer to that

Since 2008, the person in question he was in the پندرہ نہیں تو چودہ ہوگا same police station. So…..

(Interruption)

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب آپ Continue کریں، Continue کریں۔ میں آپ کا کوئسچن Lapse کر دوں گا، میں Lapse کر دوں گا، میں اسمبلی کو رولز کے مطابق چلاؤں گا۔ کسی کے دھونس دباؤ پہ میں نہیں آؤں گا۔ آپ Continue کریں، ورنہ میں Lapse کر دونگا۔

جناب صلاح الدین: سر ایک ریکویسٹ کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں Lapse کر دوں گا۔ میں رولز کے مطابق اسمبلی چلاؤں گا۔

جناب صلاح الدین: ٹھیک ہے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں کسی کے پریشر میں آنے والا نہیں ہوں آپ رولز کے مطابق چلیں۔

جناب صلاح الدین: سر که دوی ورسره خبره اتره اوکړی نو دا ایشو به Resolve شی----

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنا کوئسچن کریں، آپ اپنا کوئسچن کریں، ایک منٹ یہ اسمبلی رولز کے مطابق چلی گی کہ نہیں چلی گی؟ مجھے بتائیں۔ یہ رولز پہ ہے کہ جب ایک ممبر کوئسچن کرتا ہے اور منسٹر اسکا جواب دے دیتا ہے تو اس کے بعد سپلیمنٹری نہیں ہوتا آپ دیکھ لیں۔ سپلیمنٹری اس وقت ہوتا ہے جب وہ ممبر-----

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ ایک منٹ، آپ کو میرے خیال سے قانون کا علم نہیں ہیں، جی صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: ہاں سر۔ ٹھیک دہ

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب-----

جناب صلاح الدین: ٹھیک دہ۔ سر ما خو دا خبره کوله----

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں Lapse کر دوں گا۔ میں Lapse کر دوں گا۔ صلاح الدین میں Lapse کر دونگا۔

جناب صلاح الدین: ما کوئسچن اووے۔ ما خو کوئسچن اووے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کریں۔ جی آپ کریں۔آپ کو نُسچن کریں۔۔۔۔۔

جناب صلاح الدین: سر د دے نه زه مطمئن نه یمه۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب آپ کو نُسچن کریں اپنا۔

جناب صلاح الدین: بالکل بالکل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب آپ اپنا کو نُسچن کریں۔

جناب صلاح الدین: سر و رنه مطمئن نه یمه۔ کمیتهی ته ریفر کړے۔ کمیتهی ته۔ کمیتهی ته۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب، صلاح الدین صاحب آپ کریں۔

Mr. Salahuddin: Please send to committee please. Send to the committee please.

Mr. Deputy Speaker: The Minister concerned. Minister concerned to respond, Minister concerned to respond.

جناب نثار خان : جناب سپیکر صاحب د دے سره Relatedسپلیمنتری ده

(قطع کلامیاں / شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ رولز، رولز نمبر 46 پڑھیں ،رولز نمبر 46 پڑھیں۔آپ رولز نمبر 46 پڑھیں (مداخلت) جی نہیں ایک منٹ جی۔ منور خان صاحب ہمیشہ ایسا کرتے ہیں۔ میں ان کے دباؤ میں آنے والا نہیں ہوں آپ بیٹھ جائیں آپ بیٹھ جائیں جی۔ ایک منٹ، جس طرح یہ چاہتے ہیں اس طرح اسمبلی نہیں چلی گی جی، یہ بالکل اس طرح، یہ اسمبلی اس طرح بالکل نہیں چلے گی جی۔ بالکل بھی نہیں چلے گی جی۔

جناب منور خان: جناب سپیکر صاحب، پھر ایسا نہیں ہوگا،اگر آپ اسی طرح۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے قانون،آپ پہلے قانون پڑھ لیں،آپ قانون پڑھیں،آپ بیٹھ جائیں،آپ بیٹھ جائیں۔

ایک رکن: جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب اکبر ایوب خان(وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب ایک منٹ، ابھی کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے۔ کورم کاؤنٹ کریں ، کورم کاؤنٹ کریں اپنے سیٹوں پہ بیٹھ جائیں تاکہ وہ کاؤنٹ کریں، اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں تاکہ وہ کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی کورم Count کریں جی، Count کریں جی، Count کریں۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں، دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں جی۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جنہوں نے کورم کی نشاندہی کی ہے، وہ تو کم از کم اپنی سیٹ پہ آ جائیں، جنہوں نے کورم کی نشاندہی کی ہے، وہ تو اپنی سیٹ پہ آ جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہے، انتالیس (39)۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہو گیا ہے 39، کوئسچن نمبر 12773 جناب صلاح الدین صاحب Lapsed، جناب خوشدل خان صاحب کوئسچن نمبر 12826، آپ ایک منٹ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی سیٹ سے کی جاتی ہے۔ اپنی سیٹ سے کی جاتی ہے کوئسچن نمبر 12826 جناب خوشدل خان صاحب، Lapsed، کوئسچن نمبر 13050 جناب سراج الدین صاحب۔

جناب سراج الدین: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

ایک رکن: جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی کورم Count کریں جی، Count کریں جی، Count کریں۔ دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جنہوں نے کورم کی نشاندہی کی ہے، وہ تو کم از کم اپنی سیٹ پہ آ جائیں، جنہوں نے کورم کی نشاندہی کی ہے، وہ تو اپنی سیٹ پہ آ جائیں، آپ اپنی سیٹ پہ تو آ جائیں ناں، کورم کی نشاندہی کرنے کے بعد بھاگ جاتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہے، بیالیس (42)۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 13093 جناب عنایت اللہ خان صاحب، Lapsed، کوئسچن نمبر 13173، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

* 13173 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے E-FIR کی سہولت متعارف کروائی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مردان ڈویژن میں اب تک کتنی FIRs درج ہو چکی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) مردان ڈویژن میں اب تک آٹھ سو چھیاسی (886) E-FIRs درج ہو کر کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

مردان	صوابی	چارسدہ	نوشہرہ
309	187	183	207

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے یہ کوئسچن کیا تھا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکر ہے آپ آ گئی ہیں واپس، یہ آپ کے Colleagues چلے گئے ہیں، جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، E-FIRs، پی ٹی آئی کی last Government، جو پچھلی حکومت تھی، اس نے متعارف کرایا تھا اور اس میں البتہ آٹھ سال گزر گئے اور جناب سپیکر صاحب، مجھے

جواب اب ملا ہے کہ تین سونو (309) مردان میں اب تک آٹھ سال میں E-FIRs ہوئی ہیں، صوابی میں (187)ایک سو ستاسی E-FIRs ہوئی ہیں اور ایک سو تریاسی (183) چارسدہ میں اور نوشہرہ میں دو سو سات (207) جناب سپیکر صاحب، E-FIRs جو ہوئی ہیں، اس میں انہوں نے تفصیل سے تو مجھے جواب نہیں دیا لیکن جناب سپیکر صاحب، یہ جو FIRsہیں، یہ بھی شناختی کارڈوں کی ہیں اور یہ تبدیلی گورنمنٹ نے، یہ ایک ایسی تبدیلی لے کر آئے تھے جو لوگوں کے لئے اور بھی مشکلات، لوگ اس کی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں اس کی وجہ سے اور جناب سپیکر صاحب، اس پہ جو خرچہ ہوا ہے لیکن ہم نے وہ تبدیلی نہیں دیکھی کہ جو خرچہ ہوا ہے اور جو E-FIRs درج ہو چکی ہیں، اس کا Result یہ ہے جناب سپیکر صاحب، میں نے تفصیل سے جواب مانگا تھا لیکن پھر بھی اس نے دو تین، تین Digits لکھ کر وہ بھی ناکامی ہے پی ٹی آئی گورنمنٹ کے سارے کارنامے اگر وہ لٹھا سسٹم تھا وہ ختم کرنا تھا، ابھی تک نہیں ہوا۔ اگر یہ E-FIRs تھیں، یہ ختم نہیں ہوئیں، تعلیمی ایمرجنسی نہیں ہوئی، ہیلتھ ایمرجنسی جو نافذ تھی وہ نہیں ہوئی، جناب سپیکر صاحب، اگر اس طرح اس کی جو پی ٹی آئی گورنمنٹ کی جو مہنگائی آئی ہے اور اس طرح یہ ساری چیزیں ہم مل ملا کر اس چھوٹی سی مثال اس E-FIR کو دیکھ لیں تو یہ ہمارے ملک اور ہمارے صوبے کیلئے یہ بہت ہی نقصان دہ ہے اور اگر اس طرح آپ Legislation بھی اس قسم کی کر رہے ہیں یا اس طرح آپ کے بی آر ٹی جیسے پراجیکٹس ہیں، E-FIR جیسی آپ کی پلاننگ ہے تو یہ ایک ناکامی ہے جناب سپیکر سر۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Kamran Bangash Sahib.

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): جی، تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ جو محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ نے جو کویسچن کیا ہے E-FIR کا، یہ صرف مردان میں نہیں ہے، انہوں نے چونکہ پوچھا ہے صرف مردان کے حوالے سے، تو ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے، یہ پورے ملاکنڈ ڈویژن میں ہے۔ "اطلاع" کے نام سے ہم نے ایک Automated FIR system launch کیا ہے، سائنس ٹیکنالوجی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ نے اس کو ہم Roll out کر رہے ہیں پورے صوبے میں بھی، ملاکنڈ ڈویژن میں، جن میں سارے اضلاع ہیں، ان سارے تھانوں میں جو پولیس سٹیشنز ہیں وہاں پہ ہم نے پورا اس کو Digitalize کیا ہوا ہے، ان کا پورا ایک کنٹرل روم ہے، ہر جگہ پہ FIRs جو ہیں وہ Computerized, digitalized format سے ہوتی ہیں، انہوں نے چونکہ مردان کا پوچھا ہے،

اس میں Recent ابھی جو لینے کے لئے تیار ہیں۔ Suggestions ان کی مزید بھی ہم Development ہے چونکہ میرے بعد پھر ضیاء اللہ بنگش صاحب بھی آئے تھے اور اب عاطف خان صاحب بھی ہیں، اب ہم اس کو ان شاء اللہ پشاور میں بھی Launch کرنے جا رہے ہیں اس کے علاوہ جو ایک Online اور سسٹم کام کر رہا ہے، وہ Online FIR کے اندراج کا ہے کہ وہ آپ Website کے Through اپنی Complaint درج کر دیتے ہیں اور وہ Within certain limited time اس پہ پولیس کی متعلقہ پولیس سٹیشن اس کے اوپر FIR درج کرتی ہیں، تو یہ سارا ایک سسٹم ہے، باقی اگر میری بہن کی کچھ Suggestions ہیں تو وہ ہم سائنس ٹیکنالوجی اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کو Forward کر دیں گے، یہ بہت ضروری ہے مسٹر سپیکر، جس فیز سے ہم گزر چکے ہیں یا گزر رہے ہیں، اس میں ہمیں جو Convicted ملزمان ہیں یا جو Prisons میں لوگ ہیں، یہ بھی میں ان کو بتادوں کہ Prisons کا پورا سسٹم بھی Digitalize ہو چکا ہے ہمارا، تو یہ ساری چیزیں اس لئے ضروری ہیں کہ ہمارے پاس ایک Centralized Data Bank ہو جس میں سب لوگوں کا Data ہو، Minor crimes سے لے کر بڑے Crimes تک جو کچھ بھی ہے وہ ہمارے پاس ہوں اس کے بعد ہم نے Judiciary کا سسٹم ہے، اس کے لئے بھی ہم نے خیبر پختونخوا کی Judiciary سے بات کی ہے کہ وہ پورا ایک Echo System built ہو کہ پولیس سٹیشن سے لے کر آگے جو ہمارا Judicial System ہے، اس تک سارا Digitalized ہو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی میڈم ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر صاحب، یہ چارسدہ اور نوشہرہ جو ہیں، یہ پشاور ڈویژن میں ہی آتے ہیں، جس کا پوچھا گیا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، یہ اب بھی کہہ رہے ہیں کہ ہم کریں گے، ابھی تو میرے خیال سے دو سال ہی رہ گئے ہیں، آٹھ سال میں نہیں ہو سکا، آٹھ سال میں اگر یہ دو سو سات (207) اور ایک سو تریاسی (183) اور ایک سو ستاسی (187) اور تین سو نو (309) اس کا رزلٹ ہے اور آپ کی کارکردگی ہے تو اگر اس کارکردگی کے ساتھ جائیں گے تو اس پہ جو خرچہ ہو رہا ہے اور جس پر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پر آپ لوگ جو اخراجات اس پہ خرچ ہو رہے ہیں، جو لوگوں کو اس میں Facilities نہیں ہیں، ہمارے صوبے کے اوپر یہ بوجھ ہے، اسی طرح پراجیکٹ کر کے، اسی طرح چیزیں کر کے ہمارا جو

بجٹ تھا، جو ہمارے صوبے پہ قرضہ ہے، وہ ڈبل ہو چکا ہے لیکن اس سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہے، تو مہربانی کر کے میرے خیال سے اس پہ غور کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: مسٹر سپیکر، میری بہن شاید زیادہ اس بات کو، میں شاید زیادہ اچھے طریقے سے Explain نہیں کر سکا۔ مسٹر سپیکر، جو بندہ آتا ہے وہ FIR کے اندراج کے لئے، وہی درج ہو گی، ایسے تو نہیں ہے کہ کوئی آئے نہ اور ہم E-FIR درج کریں، تو جو FIRs کے لئے درخواست دیں گے، وہی درج ہوں گی اور یہ آپ کے سامنے، آپ نے مردان ڈویژن کی بات کی تھی، ہم نے آپ کو مردان ڈویژن کی Details دی ہیں، آپ ملاکنڈ ڈویژن کی بات کریں، جو لوگ آئیں گے FIRs کا اندراج ہو گا تو وہی ہوں گی اور اس کے علاوہ Manual System بھی Available ہے، آپ نے جو E-FIR کی بات کی ہے، جن لوگوں نے E-FIR Adopt کی ہے، ان کو ہم نے بنا کر دے دی ہے۔ اب کوئی اور نہیں کرنا چاہتا، کوئی FIRs نہیں ہیں تو ہم کیسے خود سے کریں ان کے اوپر FIR یا لوگوں کے اوپر ہم FIR؟ تو یہ سسٹم موجود ہے، باقی میں نے کہا کہ پورے صوبے میں اسکو Roll out کریں، یہ بڑا Sensitive کام ہے، اس میں پولیس، ہوم ڈیپارٹمنٹ، سائنس اور ٹیکنالوجی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی، ملاکنڈ میں جو پائلٹ ہے وہ بڑا Successful ہو چکا ہے، وہ بھی ہماری ہی گورنمنٹ نے کیا، 2015 میں ہم نے Launch کیا تھا، ابھی اس کو ہم پشاور میں اور باقی جو سنٹرل اضلاع ہیں، ان میں اس کو ہم Roll out کر رہے ہیں جی۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کوسچن نمبر 13050، جناب سراج الدین صاحب۔

*13050 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ جیل خانہ جات کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی خالی پوسٹوں کی ضلع وار اور سکیل وار تعداد کتنی ہے، نیز ان پوسٹوں پر تقرریوں کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) گزشتہ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر بھرتی ہونے والے ملازمین کی ضلع وار اور سکیل وار تعداد کتنی ہے؟

جناب شفیع اللہ خان (معاون خصوصی جیل خانہ جات): (الف) صوبہ بھر میں محکمہ جیلخانہ جات کے تحت اقلیتوں، معذروں اور خواتین کی خالی پوسٹوں کی ضلع وار اور سکیل وار تعداد اجھنڈا "الف" پر ملاحظہ کریں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر بھرتی ہونے والے ملازمین کی ضلع وار اور سکیل وار تعداد جھنڈا "ب" پر ملاحظہ کریں۔ (تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)

جناب سراج الدین: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں نے صوبے بھر میں مختلف جیلخانہ جات کے تحت اقلیتوں، معذور اور خواتین کی خالی پوسٹوں کی ضلع وار، سکیل وار، ساتھ ہی ان خالی پوسٹوں پر تقرری کے لئے حکومتی اقدامات کی تفصیل مانگی تھی۔ جناب والا، ان پوسٹوں پر تقرریوں کے لئے کیا اقدامات کر رہے ہیں؟ لیکن جناب سپیکر صاحب، جو اس معزز ایوان کو دیا گیا ہے وہ نامکمل ہے۔ سوال کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ صوبے بھر میں محکمہ جیلخانہ جات کے تحت اقلیتوں، معذور اور خواتین کی خالی پوسٹوں کے ضلع وار، سکیل وار تعداد جھنڈا "الف" پر ملاحظہ کریں لیکن جواب میں ان خالی پوسٹوں پر بھرتیوں کے متعلق حکومتی اقدامات کی کوئی تفصیل فراہم نہیں کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی Concerned، جی سپلیمینٹری، جی میر کلام صاحب۔ میر کلام صاحب کا مائک On کریں۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں یہاں پہ ہمارے آج پوری اسمبلی کے جو ہمارے مہمان آئے ہیں، Frontier Lawyers Forum کے ہمارے دوست اور ہماری بہنیں جو آئی ہیں، ان کو ویلکم کہتے ہیں اسمبلی کی طرف سے، اس کے بعد جناب سپیکر، یہ کوئسچن جیلخانہ جات کے حوالے سے ہے، تو اس کے حوالے سے میرے دو پوائنٹس ہیں، ایک یہ ہے کہ ہمیں یہ خبر اکثر آتی ہے کہ جیلوں میں اپنی تعداد سے زیادہ یعنی اپنی Capacity سے زیادہ لوگوں کو رکھا جاتا ہے، تو جناب سپیکر، ایک یہ بات ہو گئی، دوسری یہ بات کہ جیل میں جو قیدیوں کی Supervision ہوتی ہے، اس کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے، اس کا طریقہ کار کیا ہوتا ہے اور کس پیمانے پر کی جاتی ہے؟ تھینک یو، جناب سپیکر۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond ji.

جناب شفیع اللہ خان (معاون خصوصی جیلخانہ جات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، سپیکر صاحب۔ معزز رکن اسمبلی سراج الدین صاحب کا کوئسچن ہے کہ Prisons department

میں Minorities, Disabled اور فیمیل کی ڈسٹرکٹ وائز اور سکیل وائز جو پوسٹیں خالی ہیں ان کی ڈیٹیل اس نے مانگی تھی، اگرچہ Attached table میں Detailed reply دیا گیا ہے، میں اس کے نوٹس میں لانے کے لئے دوبارہ کہہ رہا ہوں کہ Minorities کی Eighty posts خالی ہیں، Disable کی دو اور فیمیل کی چار پوسٹیں خالی ہیں، ان کو پر کرنے کے لئے ہم نے لکھا ہے، ETEA کو MoU sign کرنے کے لئے، ان شاءاللہ ان کے Reply کا انتظار ہے، بہت جلد MoU Sign ہو گی اور یہ Process مکمل ہوگا۔ اس کا دوسرا کوسچن ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں ٹوٹل کتنے Prisons Department میں Disabled, Female اور Minorities کے لوگ بھرتی ہوئے؟ اس کا بھی تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے، جواب دیا گیا ہے۔ اس میں Thirty six female بھرتی ہیں، Minorities کے Twenty four ہیں جبکہ Disabled کے دو بھرتی ہوئے ہیں۔ جہاں تک سپلیمنٹری کوسچن کا تعلق ہے، تو میں مان لیتا ہوں میر کلام خان کا کہ ہمارے کچھ جیل ایسے ہیں کہ اس میں تعداد زیادہ ہے قیدیوں کی، Prisoners کی، اس کے لئے ہم سی ایم صاحب کے نوٹس میں لائے ہیں، ہم کوشش کرتے ہیں کہ کچھ Reforms لائیں، Reforms Committee ہم بلانا چاہتے ہیں اور جو فیمیل ہماری وہ ہیں جیل میں، ان کے لئے ہم سوچتے ہیں، باقی جو Terrorism میں Involve ہیں، ان کے لئے ہم سوچتے ہیں تاکہ ان کے لئے علیٰحدہ جیل وہ کریں، تو پھر ان شاءاللہ یہ تعداد پھر کم ہو گی۔ تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Satisfied جی، Satisfied جی؟ تاسو Satisfied یئ جی؟

<u>جناب سراج الدین</u>: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ بد قسمتی سے ایک تو ہم اپوزیشن میں ہیں اور دوسرا ہم ایسے علاقے سے ممبر منتخب ہوئے ہیں کہ ابھی تک میرے خیال میں آپ لوگوں نے ہمیں تسلیم نہیں کیا ہے دل سے، تو ہمارا تو شکوہ یہ ہے، جو بھی سوال ہم کرتے ہیں اور جو بھی ہم ڈیٹیل مانگتے ہیں تو اس میں Merged اضلاع کی وہ تفصیل نہیں ہوتی ہے۔ تو سر، ہمارا تو شکوہ یہ ہے کہ جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، ابھی تک ہمارے Merged اضلاع کیوں نہیں شامل ہیں؟ تین سال گزر گئے اور ان تین سالوں میں ہم کو ابھی تک مطلب ہے کہ اس چیز میں شامل نہیں کیا گیا، تو ہماری ریکویسٹ ہے حکومت سے کہ ابھی جو تکلیفیں ہم نے برداشت کی ہیں اور جو تکلیفیں ہم ابھی بھی برداشت کر رہے ہیں، تو اس کا تو ہونا یہ چاہیئے تھا کہ سب سے پہلے Priority ہمیں دیں، تو بد قسمتی سے ہمارے ساتھ وہی سلوک نہ روا رکھیں اور ہمارے

ساتھ ابھی جو دوسرے ضلعوں کی طرح ہوتا ہے وہی ہمارے ساتھ بھی کر لیں، ہماری یہی ایک ریکویسٹ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ اگر کوئی بھی ایشو پھر اور بھی ہو تو آپ Concerned Minister کے ساتھ بیٹھ جائیں، پھر ڈیٹیل سے بات کر لیں آپ۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

12751 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں الیکٹرو میڈیکل ٹیکنیشن کی آسامیوں پر بھرتی عمل میں لائی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں کے لئے اکتوبر 2020 میں انٹرویوز ہوئے تھے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ آسامیوں پر کتنے امیدواروں کو بھرتی کیا گیا ہے، نیز جن امیدواروں کو شارٹ لسٹ کیا گیا تھا اور ان سے انٹرویوز لیے گئے تھے، ان کے نام بمعہ ان کی میرٹ پوزیشن اور جن جن امیدواروں کو بھرتی کیا گیا ہے، ان کے نام اور میرٹ پوزیشن کی تفصیل بھی الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) پی آئی سی، ایم ٹی آئی نے الیکٹرو میڈیکل ٹیکنیشن کے لئے انٹرویوز اکتوبر کے مہینے میں منعقد کئے تھے جس میں پندرہ شارٹ لسٹڈ امیدواروں کو مدعو کیا گیا تھا۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ انٹرویوز کے مرحلے سے گزرنے کے بعد تین امیدواروں کو بھرتی کیا گیا تھا جن کی تفصیل Scoring sheet پر موجود ہے- Scoring Sheet منسلک ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

12773 _ جناب صلاح الدین: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تھانہ غربی کے ایس ایچ او عرصہ پندرہ سال سے تھانہ میں تعینات ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران کئی اعلیٰ افسران و دیگر ایس ایچ اوز کی ٹرانسفر پوسٹنگ ہوئی ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ تھانہ کے ایس ایچ او کا ایک ہی سٹیشن پر اتنی مدت تک تعیناتی کا کیا قانونی جواز ہے اور پولیس رولز میں ایس ایچ او کی ٹرانسفر اور پوسٹنگ کے لئے رولز اور طریقہ کار کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) ضلعی پولیس آفیسر جب کسی افسر، مہتمم، تھانہ کی کارکردگی اور سرکاری امور کی انجام دہی سے مطمئن ہو یا کسی قسم کی عوامی شکایات نہ پائی جائیں، پیشہ ورانہ مہارت اور قابلیت رکھتا ہو، علاقے میں جرائم پر کنٹرول حاصل ہو اور جرائم پیشہ افراد سے سختی سے نمٹے، محکمہ کے افسران اور علاقے کے عوام اس سے مطمئن ہوں تو اسے افسر مہتمم تھانہ اپنے اختیارات کے تحت کسی بھی عرصہ کے لئے تعینات رکھ سکتا ہے۔ ایس ایچ او غربی تمام صلاحیتوں کے حامل آفیسر اور ہر قسم معاملات کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں علاقہ تھانہ غربی ضلع پشاور کا پوش علاقہ ہے جو کہ انتہائی حساس مقامات جیسے اقلیتی برادری کی عبادت گاہیں، مندر، امام بارگاہیں اور تجارتی اعتبار سے کافی پر ہجوم علاقہ ہے چونکہ تھانہ میں ایس ایچ او کی تعیناتی انکی قابلیت پیشہ ورانہ مہارت اور علاقے سے واقفیت جیسی خصوصیات کی بناء پر عمل میں لائی جاتی ہے جو کہ انسپکٹر دوست محمد کی بحیثیت ایس ایچ او تھانہ غربی کی کارکردگی سے محکمہ افسران اور علاقہ کے عوام کافی مطمئن ہیں۔ مقامی معاملات کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور علاقہ کے قابل ذکر افراد انکی مدد کر رہے ہیں۔ یہی وجہ انکی تعیناتی کی ہے۔ ایس ایچ او کی ٹرانسفر پوسٹنگ کے لئے رولز اور طریقہ کار پولیس گائیڈ لائن (PG-12013) کی جاتی ہے جو کہ ہمراہ لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سالانہ ترقیاتی پروگرام جب اسمبلی سے منظور ہو جاتا ہے تو اسکی تعمیل (Execution) کس پالیسی / طریقہ کے تحت ہوتی ہے، کیا اس کے لئے کوئی پیمانہ یا وضع کردہ تحریری پالیسی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تفصیلی جواب بمعہ کاغذی دستاویزات اور نوٹیفکیشن کی کاپیاں فراہم کی جائیں؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) منظور شدہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں درج منصوبہ جات، ان کے پی سی ون کے مندرجات کے مطابق متعلقہ محکمے Execute کرتے ہیں۔

(ب) سالانہ ترقیاتی پروگرام جو کہ ترقیاتی منصوبوں پر مشتمل ہوتا ہے، ان تمام منصوبوں کے لئے الگ الگ پی سی ون تیار کئے گئے ہیں، ان پی سی ون کے مطابق منصوبے کی Execution ہوتی ہے۔ مزید برآں پی سی ون کے لئے وضع کردہ قانون (Planning Manual) جو کہ پلاننگ کمیشن آف پاکستان نے تیار کیا ہے اور تمام صوبے اس کے مطابق پی سی ون تیار کرتے ہیں۔

*13093 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے قومی ایکشن پلان کے تحت صوبہ بھر میں بعض دینی مدارس کے اکاونٹس منجمد کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ بھر میں جن دینی مدارس کے اکاؤنٹس منجمد کئے گئے ہیں ان کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے اور ان مدارس کے اکاؤنٹس کن وجوہات کی بناء پر منجمد کئے گئے ہیں، نیز ان مدارس کے اکاؤنٹس سے برآمد ہونے والی رقم کی تفصیلات کیا ہیں؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) بحوالہ مذکورہ سوال عرض ہے کہ بمطابق رپورٹ جملہ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسرز خیبر پختونخوا، کسی بھی ضلع میں دینی مدارس کے اکاؤنٹس منجمد نہیں کئے گئے تاہم بمطابق رپورٹ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس سی ٹی ڈی خیبر پختونخوا، بحوالہ چھٹی نمبر 15753/inv/HQ مورخہ 29-11-2019 صرف ضلع شانگلہ میں مدرسہ حفظ القرآن یومیہ بشام کا اکاؤنٹ نمبر 16-758(HBL) بشام جو کہ 2017 میں منجمد کیا گیا ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: Leave applications، چھٹی کی درخواستیں کچھ آئی ہیں: جناب فضل شکور خان منسٹر آج کے لئے، ملک شاہ محمد خان صاحب، منسٹر 3 اگست، جناب عبدالکریم خان صاحب سپیشل اسسٹنٹ 3 اگست، جناب خوشدل خان صاحب، ایم پی اے 3 اگست، جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے 3 اگست، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب ایم پی اے 3 اگست۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

میں اپنی اور تمام ممبران اسمبلی کی طرف سے Frontier Lawyers Forum کو اسمبلی ہال میں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں ان کو، ہمارے سامنے Lobby میں بھی اور میرے Left side lobby میں Frontier Lawyers Forum کے سٹوڈنٹس موجود ہیں تو میں ان کو Welcome کرتا ہوں جی۔ Welcome to the Khyber Pakhtunkhwa Assembly۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Deputy Speaker: 'Call Attention Notices': Mr. Ikhtiar Wali, MPA, to please move his call attention notice No. 1961, 1961, Mr. Ikhtiar Wali Sahib, lapsed. Ms. Baseerat Khan, MPA, to please move her call attention notice No. 1974.

محترمہ بصیرت بی بی: شکریہ جناب سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ باب خیبر سال 1963 سابقہ صدر ایوب خان نے بنایا ہے جو کہ یہاں پہ جناب سپیکر، جو Original میں نے دیا تھا، میں نے لکھا تھا کہ یہ ایک قومی ورثہ ہے لیکن شاید Mistakenly یہاں پہ لکھا گیا ہے کہ جسکی وجہ سے فوجی ورثہ ہے، یہ فوجی ورثہ نہیں ہے، یہ قومی ورثہ ہے تو اس کو اگر Correct کر دیا جائے، جو کہ ایک قومی ورثہ ہے لیکن 1963 سے لے کر 2021 تک اس پر کسی بھی حکومت نے توجہ نہیں دی، یعنی تعمیر و مرمت پر ابھی تک ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوا۔ اندرون ملک اور بیرون ملک کے لوگ اس کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں لیکن باب خیبر کی حالت دن بہ دن بگڑتی جاتی ہے۔ صرف یہ نہیں بلکہ باب خیبر کے حفاظت پر دس ملازمین بھی تنخواہ وصول کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اگر دیکھا جائے باب خیبر پورے پختونخوا کی ایک نمائندگی کرتا ہے، اس کی ایک اپنی ہسٹری ہے لیکن بد قسمتی سے اگر ہم دیکھیں تو اس کی تعمیر و تزئین پر کوئی خرچہ نہیں کیا گیا۔ ایک سال میں باب خیبر پر جو قومی پرچم ہے اس کو تبدیل نہیں کیا جاتا جو کہ Recently ہمارے جمرود پریس کلب کے ایک صحافی نے اپنی مدد آپ کے تحت اس کو تبدیل کروایا۔ میں وہاں پہ جو Memorandums لگے ہوئے ہیں باب خیبر کے یا جو ہماری باقی ہسٹری وہاں پہ لگی ہوئی ہے، وہ بھی دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس کی Painting دوبارہ سے وہاں پہ Painters جائیں اور اس کو تازہ کروائیں۔ دوسرا یہ کہ باب خیبر کو بد قسمتی سے وہاں پہ جتنی ہڑتال ہوتی ہیں یا Strikes ہوتے ہیں اس کے لیے Use کیا جاتا ہے، بلکہ یہ ایک قومی ورثہ ہے، ہماری ایک ہسٹری اس سے منسلک ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ وہاں پہ جو ہمارے Visitors آئیں، ان کے لئے بریفنگ ہو، ایک بریفنگ پوائنٹ ہو، اس

جگہ کو ایسے بنائیں ایسی Sittings وہاں پہ رکھی جائیں جو وہاں کے ملازمین ہیں جو ملک کے دوسرے ممالک سے، دوسرے صوبوں سے جو لوگ آتے ہیں یا غیر ملک کے لوگ، ان کو باب خیبر کی ہسٹری بتا دی جائے۔ دوسرا جناب سپیکر، کہ وہاں پہ رات کے ٹائم، دن کے ٹائم تو انہوں نے دوسرا راستہ دیا ہوا ہے لیکن رات کے ٹائم وہاں پہ جو بھاری ٹرکس وغیرہ ہوتے ہیں تو وہ باب خیبر کی جو دیواریں ہیں، ان سے ٹکراتے ہیں، اس سے پھر اس کی کافی جو Construction ہے وہ خراب ہوئی ہے، تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی گورنمنٹ سے کہ اس کی تعمیر پہ توجہ دی جائے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, respond.

جناب ریاض خان (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات): جی محترمہ بصیرت بی بی صاحبہ کی طرف سے جو کال اٹنشن ہے، حقیقتاً یہ ایک قومی ورثہ ہے جس طرح کہا گیا ہے لیکن یہ ہے کہ یہ Basically یہ قومی شاہراہ ہے، نیشنل ہائی ویز کے زیر نگرانی ہے لیکن یہ اچھی تجویز ہے اور اس پہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ اور ہمارا ٹوررازم اور لوکل گورنمنٹ، جو نام اس میں لکھا گیا ہے، ایوب خان صاحب کی خوش قسمتی ان کے پوتے بھی یہاں پر ہیں اسمبلی میں، تو ان شاء اللہ ہم تینوں بیٹھ کر ڈیپارٹمنٹ اور اس کی تزئین و آرائش جو ہے، یہ ایک اس کا ایک اچھا Impact ہوگا، تو ان شاء اللہ اس کو جلد از جلد ہم عملی جامہ پہنائیں گے۔ یہ میں Agree ہوں اس کے ساتھ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے منور خان صاحب جو ہیں ایک پرانے ایم پی اے ہیں اور میں جو ان کو Rules کی بات بتا رہا تھا تو اگر ان کو انگلش نہیں آتی تو Rules میں، ہماری جو Book ہے، Rule No. 46 وہ پڑھ لیں، جس میں سپیکر کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی چیز کو Allow کرے یا Allow نہ کرے، تو ان کو یہ Rule معلوم ہونا چاہیے، چلانے سے کچھ نہیں ہوتا۔

Item No. 8: Introduction of Bill, Minister for Health, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Transplantation Regularity Authority (amendment) Bill, 2021, in the House.

لیکن منسٹر صاحب، کل سپیکر صاحب نے ایک رولنگ دی تھی، کہ جب تک Abstract نہیں ہوگا تو ہم اس کو اسمبلی میں نہیں لیں گے اور کل کی ہی رولنگ ہے سپیکر صاحب کی، تو اس کے ساتھ ابھی تک Abstract نہیں ہے تو اس کو میں Defer کرتا ہوں، جب تک Abstract نہیں ہوگا، سپیکر صاحب کی رولنگ ہے، تو ہم اسمبلی میں اس کو نہیں لیں گے جی۔

جناب تیمور سلیم خان(وزیر صحت): سر، میں نے یہاں آپ کے سیکرٹریٹ سٹاف کو بھی کہا، مجھے ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ Abstract آیا ہے لیکن اگر نہیں آیا تو بالکل Defer کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بل ہمارے پاس نہیں آیا ہے جی، ابھی تک ہمارے پاس نہیں ہے، سیکرٹری صاحب نے بھی یہ کہا کہ ہمیں نہیں ملا۔

وزیر صحت: نہ دے راغلے ، دوئ جی وائی چې سحر راغلے وو

جناب ڈپٹی سپیکر: اور جو آیا ہے وہ Abstract نہیں ہے جی، ان کو یہ بتا دیں کہ Abstract نہیں ہے۔

وزیر صحت: پھر ان کو بھیجنا چاہیئے مسٹر سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسرا جو آپکا آئٹم نمبر 9 ہے، وہ بھی اسی طرح اس کے ساتھ Translation نہیں ہے جی، تو وہ بھی Incomplete ہے، تو اس کو بھی میں Defer کرتا ہوں جی۔ آئٹم نمبر 10 جو ہے وہ بھی اس کے ساتھ Translation نہیں ہے، اس کو بھی میں Defer کرتا ہوں۔ جب تک وہ Complete نہیں ہونگے، ہم اسمبلی میں آج کے بعد کوئی بل نہیں لیں گے جب تک وہ Complete نہیں ہونگے۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا گوداموں کی رجسٹریشن مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 11, Consideration Stage of Bill: The Special Assistant to Chief Minister for Industries, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Registration of Godowns Bill, 2021 may be taken into consideration at once. Ji, Akbar Ayub Sahib.

Mr. Akbar Ayub Khan (Minister for Local Government): Ji Sir, on behalf of honorable Chief Minister, I move that the Khyber Pakthunkhwa, Registration of Godowns Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اس میں ایک قانونی نکتہ ہے، مجھے اس پہ بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ایک قانونی نکتہ ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی قانونی نکتہ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی قانونی نکتہ یہ ہے کہ میں نگہت یاسمین اورکزئی جو ہے Under 85(a)1 موشن پیش کرتی ہوں کہ بل کو مذکورہ کمیٹی، مطلب سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ اس کی

وجہ بتاتی ہوں آپ کو، اس کی وجہ یہ ہے کہ جب Friday کو یہ بل پیش ہوا اور یہاں پہ Lay ہوا تو جناب سپیکر صاحب، Clear two days ہوتے ہیں جس میں کہ ایک شخص جو ہے، ایک منٹ آرام سے بیٹھو ارمڑ صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ Cross talk نہ کریں جی، آپ بات کریں جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جی میں اسی پہ بات کر رہی ہوں، Clear two days ہوتے ہیں جس میں کہ ہر ممبر کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ اس میں امنڈمنٹ لے کر آئے، ہفتہ اتوار آپ کی چھٹی آ گئی، اس کے باوجود میں نے جمعہ کو اپنی امنڈمنٹس جمع کروائیں، آٹھ میں سے چار جو ہیں تو وہ امنڈمنٹس آئی ہوئی ہیں اور باقی جو ہیں دو میں نے کل جمع کرائی ہیں، وہ بھی نہیں آئی ہیں اور دو پہلے والی جو چھ تھیں، وہ بھی نہیں، اس میں سے چار آئی ہیں اور دو نہیں آئی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ موشن اس لئے ہے کہ میری اکبر ایوب صاحب سے بھی بات ہوئی تھی، میری یہاں پہ سلطان محمد صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے بھی بات ہوئی تھی، میری دو امنڈمنٹس میں نے آپ کے Rules / regulations, آپ کے Rules of Business میں میں نے وہاں پہ پیش کی تھیں کہ ہر بل کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے لیکن اس کے باوجود اور وہ امنڈمنٹس آپ نے Accept بھی کر لیں کہ بل سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس جائے گا اور وہاں پہ Thoroughly اس کو Thrash out ہو گا اور اس کے بعد یہ اسمبلی میں آئے گا اور اس پہ یہ پھر پاس ہو گا یا اس پہ جیسے بھی ہو گا جناب سپیکر صاحب، اب میں چاہتی ہوں کہ اس میں آپ نے ہمیں کچھ دن بھی نہیں دیئے، دو Clear days نہیں دیئے، اگر اس میں ابہام ہے تو آپ کے سیکرٹریٹ کی طرف سے ابہام ہے، ہماری طرف سے کوئی ابہام نہیں ہے، ہمارا Rules of Business یہ کہتا ہے کہ Two clear days ہونے چاہئیں جس میں کہ ایک جو نمائندہ ہے وہ عوام کا نمائندہ ہوتا ہے، وہ نہ پی ٹی آئی کا نمائندہ ہوتا ہے نہ وہ پیپلز پارٹی کا نمائندہ ہوتا ہے، نہ وہ اے این پی کا نمائندہ ہوتا ہے، نہ وہ جماعت اسلامی کا نمائندہ ہوتا ہے، نہ وہ جے یو آئی (ایف) کا نمائندہ ہوتا ہے، جناب سپیکر، یہ فورم جو ہے یہ عوام کے لئے ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ Respond کریں، Respond کریں، اکبر ایوب صاحب۔

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی)</u>: جناب سپیکر، آپ ماشاءاللہ سپیکر ہیں اور بیٹھے ہوئے ہیں، مجھ سے زیادہ آپ کو قانون کا پتہ ہو گا لیکن Saturday, Sunday in the assembly

Saturday Sunday اوران کو business, they are counted as working days Monday تین دن ملے ہیں اور جناب سپیکر، ہمارا اس بل میں ایک انچ آگے پیچھے کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ جناب سپیکر، (مداخلت) آپ میڈم، میری بات سن لیں ناں، پھر آپ بات کر لیں میڈم، Sir, this is a pre-emptive Bill, this is very important.

(قطع کلامیاں)

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: آپ صبر کریں، وہ بتاتے ہیں آپ کو، آپ نگہت بی بی، ہر دفعہ ایک نئی بات نکال کر لے آتی ہیں۔

(قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ نے پہلے وہ Rules کی بات کی لیکن وہ Rules ابھی تک وہ اسمبلی سے Adopt نہیں ہوئے جو سٹینڈنگ کمیٹی میں جائیں گے۔ دوسری بات آپ کی، جو آپ نے کہا ہے کہ امنڈمنٹس میں نے جمع کی ہیں تو اس میں دو جو ہیں وہ Admissible نہیں تھیں، جو آپ کی امنڈمنٹس تھیں، اس میں سے دو Admissible نہیں تھیں۔ اس کے علاوہ جو آپ نے جمعہ کو جمع کی تھیں تو جمعہ اور Saturday دو Clear days ہو گئے، آج Tuesday, third day تو جو آپ کی Admissible تھیں، وہ آ گئی ہیں امنڈمنٹس، ان کو اضافی ایجنڈے پہ لیا گیا ہے۔ جو Admissible نہیں تھیں ان کو نہیں لیا گیا جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، مجھے بات کرنے دیں کیونکہ اس میں ایک Important amendment تھی، یہ Important Bill ہے اور یہ بہت اچھا بل ہے، یہ بھی میں کہہ رہی ہوں کہ اچھا بل ہے اور اس کو پاس ہونا چاہیئے، میں اس وجہ سے اس پہ اعتراض نہیں کر رہی ہوں کیونکہ یہ سیاست سے بالاتر ہو کر ہم اس چیز کو، بلوں کو پاس کرتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے کہ بل پہ بل، بل پہ بل، اور اس پہ آپ ہمیں یہ بھی نہیں دیتے ہیں، حق، کہ ہم اپنی بات کر سکیں، ہمارے پاس جمعہ کو چونکہ صبح دس بجے اسمبلی ہوتی ہے اور اس وقت ایجنڈا ہوتا ہے سر، اس کے بعد یہ نماز کا ٹائم ہو جاتا ہے، نماز کے ٹائم کے بعد سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں تو وہ Visible day تھا ہی نہیں، وہ تو Clear day تھا ہی نہیں، کیونکہ اس دن یہ پیش ہوا تھا۔ آپ کے پاس رہ گئے ہفتہ اور اتوار کا دن، ہفتہ اور اتوار کے دن تو آپ کا سیکرٹریٹ بند ہوتا ہے، مجھے کوئی بھی بتا دیں کہ ہفتہ کو یا اتوار کو یہاں پہ کوئی بیٹھا ہو تو مجھے بتا دیں،

میں نے کل جو جمع کروائی ہیں، اس میں Important ایک امنڈمنٹ تھی کہ جس کو انہوں نے Inadmissible کر دیا جبکہ وہ بہت Important amendment تھی۔ میری چار امنڈمنٹس آئی ہوئی ہیں لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ آپ اپنے سیکرٹریٹ کو سمجھائیں اور آپ ان کو کہیں کہ Clear days mean, Monday, Tuesday, Wednesday, Thursday and Friday، یہ اگر آپ کسی بھی قانون دان سے پوچھ لیں کہ Clear day کس کو کہتے ہیں؟ تو Clear day چھٹیوں کو نہیں کہتے ہیں، چھٹیوں میں نہ کوئی فارغ ہوتا ہے، یہ دو Clear days کو آنا چاہیے تھا، Monday کو sorry Wednesday کو آنا چاہیئے تھا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم، آپ کی جو امنڈمنٹس ہیں، وہ آئی ہیں، جس طرح آپ نے خود کہا کہ یہ ایک اچھا بل ہے، ایک منٹ۔ میڈم، اس کو بعض دنوں میں کاؤنٹ کیا بھی گیا ہے اور بعض دنوں میں کاؤنٹ نہیں کیا گیا، یہ سیکرٹری صاحب سے میں نے پتہ کیا ہے کہ بعض ٹائم پہ اس کو کاؤنٹ کیا گیا ہے، بعض ٹائم اور بعض ٹائم کاؤنٹ نہیں کیا گیا، اس لئے جب پہلے بعض ٹائم اس کو، ایک منٹ، اگر پہلے اس کو کاؤنٹ کیا گیا ہے تو میں ان کو Allow کرتا ہوں جی، جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی:</u> جی جناب سپیکر، میڈم جس طرح کہہ رہی ہیں، یہ تو پوری اسمبلی کا قانون بدلنے کو کہہ رہی ہیں، تو پھر آئندہ Saturday Sunday wouldn’t be counted as business days، پھر وہ نہیں They are business days, they are counted as business days, according to the law, they are business days. جب آپ Hundred days count کرتے ہیں تو اس میں Saturday, Sunday آپ کاؤنٹ کرتے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب، جی۔

<u>Minister for Local Government</u>: On behalf of the honorable Chief Minister, I move that the Khyber Pakhtunkhwa, Registration of Godowns Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Registration of Godowns Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’, those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 6 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member

in clauses 1 to 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’, those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it; clauses 1 to 6 stand part of the Bill. Amendment in clause 7 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in clause 7 of the Bill.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 7, the words “and may also seal the Godown” may be deleted.

سر، اس کی وجہ میں بتاتی ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ جوں ہی گودام پہ چھاپہ مارا جائے گا، یہ بہت اچھا بل ہے اور یہ Awareness کے لئے لوگوں کے لئے، میں Appreciate بھی کرتی ہوں کہ اچھا بل ہے لیکن جہاں پہ قانونی نکتہ آئے گا یا جو بھی ہوگا، Although کہ میں وکیل نہیں ہوں لیکن کچھ نہ کچھ سیکھ کر گھر سے آتی ہوں، تو جناب سپیکر صاحب، اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم گودام کو سیل کر دینگے لیکن جناب سپیکر، میں نے اس میں یہ کہا ہے کہ جو سیل کرنے کا ہے اس کو Delete کریں، First notice ان کو دیں اور پھر اس کے بعد Second notice پہ، کیونکہ Awareness ابھی لوگوں میں نہیں ہے کہ آپ کیا کرنے جا رہے ہیں؟ It’s a very good Bill لیکن لوگوں میں Awareness نہیں ہے، اگر آپ چھاپہ مارو گے اور ایک دم ان کا سیل، کورونا کی وجہ سے بہت زیادہ مشکلات آئی ہیں لوگوں پہ، تاجروں پہ آئی ہیں، گودام والوں پہ آئی ہیں، تو سیل کی بجائے اگر ان کو پہلا نوٹس دے دیا جائے اور اس کے بعد جو ہے سیکنڈ نمبر پہ ان کا گودام سیل کر دیا جائے، تو یہ میرا اس میں مطلب ہے اگر آپ Agree کرتے ہیں تو ٹھیک ہے، لوگوں کے Interest کے لئے، میرا گودام نہیں ہے، میرا گودام نہیں ہے، میرے کسی بیٹے کا گودام نہیں ہے لیکن شہریوں کے گودام ہیں جو کہ کورونا کی وجہ سے اور وباء کی وجہ سے بہت زیادہ Affect ہوئے ہیں۔ Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جی جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہے، مہنگائی کے بھی، جب اس کے خلاف مہم چلتی ہے تو جگہ کے اوپر چیزیں سیل کرتے ہیں، اگر ان کو پتہ نہیں ہے تو ان شاءاللہ پتہ چل جائے گا، Off course جب یہ قانون In effect آئے گا، اس کے آگے Rules بھی بنیں گے تو اس چیز کو مشتہر

کیا جائے گا پورے صوبے میں، ان کو پہلے بتایا جائے گا، یہ تو نہیں ہوگا کہ آج قانون ہم نے پاس کیا ہے تو کل جاکر سیل کرنا شروع کردیں گے، میں اس کو سپورٹ نہیں کرتا جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپورٹ نہیں کرتے، ٹھیک ہے میں Put کر رہا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was dropped)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Now, the question before the House is that the original clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, the original clause 7 stands part of the Bill. Amendment in clause 8 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in clause 8 of the Bill.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 8, in paragraph (c), (e), for the words "and produce record of books, accounts and record", the words "computerized record of accounts'' may be submitted.

سر، اس میں میں یہ چاہتی ہوں کہ جو گودام میں اتنی بڑی بڑی کتابیں پڑی ہونگی، ان کا جو بھی ڈیٹا ہوگا، جب آپ ان سے مانگیں گے تو وہ اتنا بڑا کچھ اٹھا کر لائیں گے، پتہ نہیں دو گدھوں پہ لاتے ہیں، پتہ نہیں دو گھوڑوں پر لاتے ہیں، پتہ نہیں کونسی چیزوں پہ اٹھا کر لائیں گے؟ تو میں یہ چاہتی ہوں کہ ان کو ہدایات دی جائیں کہ وہ اپنا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کریں اور کمپیوٹرائزڈ ہونے کے بعد آپ کے لئے بھی آسانی ہوگی اور لوگوں کے لئے، کیونکہ اتنی بڑی Books جو ہیں وہ نہ آپ کا یہ ڈیپارٹمنٹ پڑھ سکے گا اور نہ ہی ان میں کچھ ہوگا، تو اس کو کمپیوٹرائز کرنے کے لئے میں آپ سے ریکویسٹ کرتی ہوں۔ مجھے پتہ ہے کہ تحریک انصاف کی گورنمنٹ گونگی، بہری اور اندھی ہے لیکن بہر حال میں یہ چاہتی ہوں کہ اس میں اگر آپ مہربانی کریں تو اس میں کرلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جی جناب سپیکر، یہ پرائیویٹ گودام کی بات ہو رہی ہے، سرکاری گودام کی بات نہیں ہو رہی ہے کہ ہم زبردستی اس سے کمپیوٹرائز کرائیں گے۔یہاں یہ بات نگہت بی بی کی بالکل ٹھیک ہے Logs and books and اس کے ساتھ اور Computerized records and accounts آپ شامل کرلیں، وہ ان کی بات ٹھیک ہے لیکن ہم زبردستی تو کسی کو نہیں کہہ سکتے کہ آپ Manual account رکھیں یا کمپیوٹرائزڈ اکاؤنٹ رکھیں اور لفظ استعمال کر کے کمپیوٹرائزر یکارڈز کو بھی آپ شامل کرلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ کہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ شامل کرلیں لیکن جناب سپیکر صاحب، اس میں یہ ہے کہ جب Awareness Bill آئے گا تو ہر بندے کے پاس وہاں پہ کمپیوٹرائز (کرنے والا) بندہ بیٹھا ہوتا ہے، یہ پرائیویٹ ہے، یہ پرائیویٹ Godowns ہیں لیکن ان کے پاس لوگ بیٹھے ہوتے ہیں اور وہ اگر کمپیوٹرائزڈ کرلیں گے تو آپ کے لئے آسانی ہوگی۔اگر آپ مانتے ہیں تو ٹھیک ہے، نہیں مانتے تو ٹھیک ہے۔

Minister of Local Government: Against him.

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Against ہیں؟

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was dropped)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Noes’ have it, the amendment is dropped. Now, the question before the House is that the original clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it, the original clause 8 stands part of the Bill. Clause 9 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clause 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 9 may

stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.
(The motion was carried)
Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; clause 9 stands part of the Bill. Amendment in clause 10 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in clause 10 of the Bill.
Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 10, in sub clause (1), for the words "five hundred thousand rupees or seal the godown or both" the words "two hundred thousand rupees" may be substituted.

سر، اس میں پھر وہی بات آجاتی ہے کہ جب آپ ایک ہی دفعہ کسی پہ پانچ لاکھ جرمانہ اور اس کا گودام سیل کر دیتے ہیں تو میں نے یہاں پہ صرف یہ کہا ہے کہ گودام کو سیل نہ کریں، صرف اس کو دولاکھ روپے جرمانہ کریں تاکہ Initially طور پہ وہ آگے پھر جائے گی بات کہ ایک بندے کو اگر سزا ہو جاتی ہے دو لاکھ روپے کی تو وہ پھر تمام لوگ اس کو، یعنی آپ نے ابتدا کرنی ہے، آپ نے انصاف کرنا ہے، آپ نے ابتدا کرکے لوگوں کو اس پہ Motivate کرنا ہے۔جناب سپیکر، مانتے ہیں تو تب بھی ٹھیک ہے، نہیں مانتے تو تب بھی ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب، اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔

ایک رکن: کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائی جائیں۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: وہ بات تو Bill پہ چل رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دو منٹ، دو منٹ کے لئے، دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائی جائے، ابھی نشاندہی انہوں نے کر دی لیکن اب آپ اپنی سیٹ پر بیٹھے رہیں، آپ بھاگیں نہ، کورم کی نشاندہی کے بعد آپ بیٹھ جائیں اپنی سیٹ پہ، ما او وئیل کنه، جنہوں نے کورم کی نشاندہی کی ہے وہ سیٹ پہ آجائیں، جس نے کورم کی نشاندہی کی وہ سیٹ پہ آجائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، Count، کریں۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اپنی سیٹوں پہ آپ، اپنے سیٹوں پہ بیٹھ جائیں، آپ اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں کہ Counting ہو جائے۔اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں۔ جس نے کورم کی نشاندہی کی تھی وہ صاحب کدھر ہے؟ وہ تو اپنی سیٹ پہ آجائیں ناں، اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں۔ آپ اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں، فیصل صاحب اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں، تیمور صاحب اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں۔وہ Counting ہو رہی، سیٹ پہ بیٹھ جائیں، اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں، Counting ہو رہی ہے، اپنی اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں، Counting ہو رہی ہے۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> باہر سے Dictation نہیں دی جاتی، کورم پورا ہے، 39۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اکبر ایوب صاحب، اکبر ایوب صاحب پلیز۔

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات ودیہی ترقی):</u> جی، جی جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> رنجیت سنگھ صاحب، آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں، بھاگیں نہیں رنجیت صاحب۔ جی اکبر ایوب صاحب۔

<u>Minister for Local Government:</u> Janab Speaker, I don’t agree with.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ شروع کریں۔

<u>Minister for Local Government:</u> Janab Speaker, I don’t.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> House in order, House in order وزیر زادہ، وزیر زادہ، آپ بیٹھ جائیں House in order اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں، اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں۔

<u>وزیر بلدیات ودیہی ترقی:</u> جناب سپیکر، میں ان کی امنڈمنٹ سے Agree نہیں کرتا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ Agree کرتے ہیں؟

<u>وزیر بلدیات ودیہی ترقی:</u> میں Agree نہیں کرتا جناب سپیکر، امنڈمنٹ سے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> امنڈمنٹ سے Agree کرتے ہیں۔

<u>وزیر بلدیات ودیہی ترقی:</u> میں نہیں کرتا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نہیں کرتا، ٹھیک ہے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ہاں جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes', those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was dropped)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it, the amendment is dropped. Now, the question before the House is that the original clause 10 may stands part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes', those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, the original clause 10 stands part of the Bill. Amendment in clause 11 of the Bill, Amendment in clause 11 of the Bill: Madam Nighat Orakzai, to please move her amendment in clause 11 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ تو کھولوائیں ناں۔

I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 11, in sub section (2), for the words "one year and five hundred", the words "three month and two hundred" may be substituted

جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو، چونکہ میں نے اپنی امنڈمنٹ پڑھ لی ہے، لیکن مجھے آج شرم محسوس ہو رہی ہے کہ یہ آپ کا کام ہے کہ آپ اپوزیشن کو منوا کر لائیں، اپوزیشن کے بغیر آپ یک طرفہ کارروائی نہیں کر سکتے، یہ یک طرفہ کارروائی آپ نہیں کر سکتے ہیں، یہ یونین کونسل سے بھی نیچے آپ لوگوں نے اس اسمبلی کو لے آئے ہیں۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

Minister for Local Government: Ji, janab Speaker, I do not agree with the amendment.

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Agree ہیں؟

Minister for Local Government: No.

Mr. Deputy Speaker: No. The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was dropped)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Noes' have it, the amendment is dropped. Now, the question before the House is that the original clause 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The "Ayes" have it. The original clause 11 stands part of the Bill. Clauses 12 to 18 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 12 to 18 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 12 to 18 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The "Ayes" have it. Clauses 12 to 18 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا گوداموں کی رجسٹریشن مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No. 12, 'Passage Stage': The Special Assistant to the Chief Minister for Industries, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Registration of Godowns Bill, 2021 may be passed.

<u>Minister for Local Government:</u> Sir, I, on behalf of the honorable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Registration of Godowns Bill, 2021 may be passed.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Registration of Godowns Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may 'Ayes', those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The "Ayes" have it. The Bill is passed.

(Applause)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No.13. Extension in time. Fahim Sahib.

<u>ایک رکن:</u> جناب سپیکر، کورم پورا نہیں ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> کورم کاؤنٹ کریں، کورم کاؤنٹ کریں، کورم کاؤنٹ کریں۔ دیکھ لیں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہے، 40 ممبرز اس وقت موجود ہیں 40 ممبران، کورم پورا ہے۔

(تالیاں)

مجلس قائمہ نمبر 06 برائے محکمہ اوقاف، حج، مذہبی واقلیتی امور کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع کے لئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 13: Fahim Sahib, honorable Member of the Standing Committee No. 6, on Auqaf department, to please move for extension in time to present the report of the Committee, in the House. Fahim Sahib.

Mr. Fahim Ahmed: Thank you, Mr. Speaker. I wish to move under sub rule (1) of the rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of the Business Rules, 1988, that the time for the presentation of the report of the Standing Committee No. 6, on Auqaf, Hajj, Religious and Minority Affairs department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the extension in time may be granted to present the report of the Committee, in the House? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The "Ayes" have it. Extension in time is granted.

مجلس قائمہ نمبر 06 برائے محکمہ اوقاف، حج، مذہبی واقلیتی امور کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No.14, Presentation of the Report: Fahim Sahib, member of the Standing Committee No. 6, on Auqaf, Hajj, Religious and Minorities Affairs, to please present the report of the Committee, in the House.

Mr. Fahim Ahmed: Thank you, Mr. Speaker. I wish to present the report of the Standing Committee No. 6, on Auqaf, Hajj, religious and minorities Affairs department, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ نمبر 06 برائے محکمہ اوقاف، حج، مذہبی واقلیتی امور کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No.15: Fahim Sahib, member Standing Committee No. 6, on Auqaf, Hajj, Religious and Minorities Affairs

department, to please move that the report of the Committee may be adopted.

Mr. Fahim Ahmed: I wish to move that the report of the Standing Committee No. 6, on Auqaf, Hajj, Religious and Minorities Affairs may be adopted.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the report of the Standing Committee No. 6 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say, 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, the report is adopted.

الیکشن کمیشن آف پاکستان کی سالانہ رپورٹ 2020 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 16: the Minister for Local Government, to please lay the Election Commission of Pakistan Annul report, 2020, in the House.

Mr. Akbar Ayub Khan (Minister Local Government): Sir, I will lay the Election Commission of Pakistan annul report, 2020, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands laid. The sitting is adjourned till 10:00 am, Friday, 6th August, 2021.

(اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 6 اگست 2021ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)